تعارف اور خاکہ

2024 میں بھارت اور جہان

تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے کے دوران سال 2024 میں بھارت نے اپنے قومی مفادات کو فروغ دینے کے مقصد سے دنیا کے ساتھ بھرپور طریقے سے رابطے قائم رکھا. بھارتی خارجہ پالیسی نے متحرک اور حقیقت پسندانہ رخ اختیار کیا، جس کے نتیجے میں اہم کامیابیاں حاصل ہوئیں، جن سے بھارت کے عالمی وقار اور خیر سگالی میں بھی اضافہ ہوا. ہم خیال شراکت داروں کے ساتھ باہمی روابط کو بھارت کی پیش قدمی پر مبنی کاوشوں اور کثیر فریقی و بین الاقوامی پلیٹ فارموں پر اس کی قیادت نے مزید تقویت بخشی.

وزارتِ خارجہ (MEA) نے بھارت کی خارجہ پالیسی اور عالمی سفارتکاری کو حقیقت پسندانہ اہداف کی جانب گامزن کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا. بھارت اپنی تزویراتی خودمختاری توسیع کرنے، کثیر فریقی اداروں میں بامقصد اصلاحات کی تائید، عالمی جنوب کی ترجیحات اجاگر کرنے، اور اصولوں پر مبنی بین الاقوامی نظام کے تحت اس کی سلامتی کے تحفظ پر ثابت قدم رہا. ان کاوشوں نے انتہائی منصفانہ اور جامع عالمی نظم و نسق کی تشکیل میں بھارت کے عزم کو نمایاں کیا ہے۔

یہ سال معاشی اتار چڑھاؤ، ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات، جغرافیائی سیاسی کشیدگیاں، اور سماجی خلل کا گواہ بنا، جبکہ عالمی صحت اور ماحولیاتی محاذ پر مستقل چیلنجز درپیش رہے. بھارت عالمی سطح پر سرگرم رہا، اور اعلیٰ سطحی مذاکرات و اشتراک کے ذریعہ بڑے عالمی چیلنجز سے نمٹنے میں مصروف بہ عمل رہا. اس میں باہمی شراکت داریوں کو مستحکم بنانا اور اقوام متحدہ، G20, G7، کواڈ، ایس سی او، اور برکس جیسے قابل ذکر علاقائی و عالمی جماعتوں میں فعال شرکت شامل رہی.

G20 کے سابق صدر ہونے کے ناطے، بھارت نے ٹروئیکا (Troika) گروپنگ (بھارت، برازیل، اور جنوبی افریقہ) کے تحت برازیل کے ساتھ مصروفیت کا عمل جاری رکھا. بھارت کی G20 صدارت کے دوران انجام دیے گئے کام کی بنیاد پر، برازیل نے 2024 کے لیے وسیع پیمانے پر سماجی شمولیت، توانائی کی منتقلی، اور کثیر الجہتی حکمرانی والے اداروں میں اصلاح سمیت تین ترجیحات کا تعین کیا. وزیر اعظم نے 18-19 نومبر کو ریو ڈی جنیرو میں منعقدہ 19ویں G20 سربراہی اجلاس میں شرکت کی. وزیر اعظم کی تقاریر کو ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے وسیع حلقوں میں انسان محور، تعمیری اور ترقی پسند نوعیت کے باعث خوب پذیرائی ہوئی. یہ پہلا G20 سربراہی اجلاس بھی تھا جس میں افریقی یونین نے مستقل رکن کی حیثیت سے شرکت کی، جو ستمبر 2023 میں نئی دہلی G20 سربراہی اجلاس میں اس کی شمولیت کے بعد ممکن ہو سکا.

اگست میں بھارت نے ورچوئل فارمیٹ میں 'ایک مستحکم مستقبل کے لیے ایک بااختیار عالمی جنوب' کے مرکزی عنوان کے تحت 3رے وائس آف گلوبل ساؤتھ سربراہی اجلاس کی میزبانی کی. وزیر اعظم نے سربراہانِ ریاست/حکومت کے

وزیر اعظم نے اُس وقت کے امریکی صدر جوزف بائیڈن اور برازیل کے صدر لوئز ایناسیو لولا دا سلوا کے ساتھ، ریو ڈی جنیرو میں نومبر 2024 کو منعقدہ 19ویں G20 سربراہی اجلاس میں شرکت کی

اجلاس کا افتتاح کیا اور اپنے خطاب میں "گلوبل ڈولپمنٹ کامپیکٹ" کا تصور پیش کیا جو عالمی جنوب میں پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے مقصد سے ایک جامع فریم ورک کے طور پر کام کرے گا. جامعیت کا یہ تصور تجارت، صلاحیت سازی، ٹیکنالوجی کے اشتراک، اور مالی معاونت پر مرکوز ہے، اور اس کا مقصد عالمی جنوب کو بااختیار بنانا اور یہ یقینی بنانا ہے کہ ترقی متوازن اور پائیدار دونوں ہونے چاہیے. سربراہان اجلاس کے بعد دس وزارتی نشستیں منعقد ہوئیں: شعبہ صحت کے وزراء، نوجوان امور کے وزراء، کامرس/کاروبار کے وزراء، وزراء اطلاعات و ٹیکنالوجی، وزراء مالیات، وزراء توانائی، وزراء تعلیم، وزراء ماحولیات، اور دو نشستیں وزرائے خارجہ کی ہوئیں، جن کی صدارت وزیر خارجہ (EAM) نے کی.

وزیر اعظم اگست 2024 میں وائس آف گلوبل ساؤتھ سربراہی اجلاس کے تیسرے ایڈیشن کے سربراہان اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے

سربراہی اجلاس میں عالمی جنوب کے 123 ممالک کے 173 معززین نے شرکت کی، جن میں 21 سربراہانِ ریاست/حکومت اور 34 وزرائے خارجہ شامل تھے. یہ سربراہی اجلاس وزیر اعظم کی تاریخی لحاظ سے تیسری مدتِ اقتدار حاصل کرنے اور نئی حکومت کی حلف برداری کے بعد منعقد ہونے والا پہلا کثیر فریقی سربراہی اجلاس تھا جس کی انہوں نے میزبانی کی. نئی حکومت تشکیل ہونے کے بعد پہلے 100 دنوں کے اندر منعقد ہونے والا یہ سربراہی اجلاس عالمی جنوب کی مشترکہ ترقیاتی راہ کو آگے بڑھانے میں بھارت کی خلوص نیت اور عزم کی عکاسی کرتا ہے، اور وزیر اعظم کی عالمی جنوب کے رہنماؤں اور ممالک کے ساتھ تعلقات کے ترجیحات کو اجاگر کرتا ہے.

جون میں، وزیر اعظم نے اٹلی میں منعقدہ G7 سربراہی اجلاس کے رابطہ نشست میں شرکت کی، جہاں انہوں نے عالمی رہنماؤں کے ساتھ اہم عالمی چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا. سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسان مرکوز نقطہ نظر کے تحت کیا جانا چاہیے، ساتھ ہی انہوں نے عوامی خدمات کی فراہمی میں بھارت کی ڈیجیٹل ترقی سے عوام تک پہنچ رہے فوائد کو اجاگر کیا. انہوں نے " مصنوعی ذہانت سب کے لیے" کے عزم کو ا کیا اور عالمی ترقی و فلاح کے فروغ میں مصنوعی ذہانت کے کردار کی بھرپور وکالت کی. انہوں نے عالمی جنوب، خصوصاً افریقہ کے مسائل کو ترجیح دینے کی اہمیت اجاگر کی، اور G20 میں افریقی یونین کی مستقل رکنیت کے حصول میں بھارت کے کردار کی یاد دہانی کرائی۔ وزیر اعظم نے اٹلی کی وزیر اعظم جورجیا مِلونی سے بھی ملے اور بھارت-اٹلی تزویراتی شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے پر تبادلہ خیال کیا.

پورے سال بھارت نے عالمی برادری کے ساتھ مل کر ہر صورت اور نوعیت کی دہشت گردی کے خلاف مؤثر اقدامات کیے، اور شراکت دار ممالک کے ساتھ صلاحیت سازی، بہترین طریقہ کار کے تبادلے، اور اطلاعات شیئر کرتے ہوئے انسداد دہشت گردی کے میدان میں تعاون کیا. اس سال، بھارت دہشت گردی کے خلاف لڑائی میں اپنی شراکت داروں

کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے کواڈ گروپنگ کے علاوہ فرانس، قزاقستان، اور آسٹریلیا سمیت متعدد انسداد دہشت گردی ورکنگ گروپس میں شامل ہوا. جون میں سنگاپور میں منعقدہ FATF (فنانشل ایکشن ٹاسک فورس) کے عمومی اجلاس کے ساتھ بھارت کا FATF میوچوئل ایویلویشن اختتام پذیر ہوا، جس میں بھارت کی رپورٹ کو حتمی شکل دی گئی اور FATF کا عمومی اجلاس اس نتیجے پر پہنچا کہ بھارت نے FATF کی شرطوں کے ساتھ تکنیکی مطابقت پذیری کی اعلیٰ سطح حاصل کر لی ہے. جس نے اس بات کی نشاندہی کی کہ بھارت کا اینٹی منی لانڈرنگ، انسدادِ دہشت گردی کی مالی معاونت، اور انسدادِ پھیلاؤ مالیاتی نظام (CPF) مؤثر نتائج حاصل کر رہا ہے.

بھارت نے اس سال تین بڑے انسانی امداد اور آفات سے راحت دلانے کا عمل انجام دیتے ہوئے نہ صرف اپنے پڑوس بلکہ دنیا کے دیگر حصوں میں بھی، بحران کے وقت ایک قابلِ اعتماد "مددگار اول" ہونے کی اہلیت کو ثابت کیا ہے.

ہیتی میں شروع ہوئی خانہ جنگی میں پھنسے بھارتی لوگوں کے انخلاء کے لیے مارچ میں آپریشن اندراواتی شروع کیا گیا. جون میں کویت میں ایک خصوصی انسانی فضائی امدادی آپریشن انجام دیتے ہوئے 45 بھارتی شہریوں کی لاشیں وطن واپس لائی گئیں. میانمار میں طوفان یاگی کے باعث آنے والے سیلاب کے بعد ہنگامی طور پر فلاحی امداد فراہم کرنے کے لیے ستمبر میں آپریشن سدبھاو لاونچ کیا گیا. ان آپریشنز کے علاوہ، بھارت نے سال بھر میں 20 سے زائد ممالک کو انسانی امداد اور آفات سے نجات کے لیے راحت رسانی کی امداد فراہم کی ہے. 2024 میں بھارت نے مغربی ایشیا کے جنگ زدہ علاقوں میں انسانی امداد فراہم کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا. بھارت نے شام کو کینسر مخالف ادویات فراہم کیں اور اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (UNRWA) کے ساتھ مل کر فلسطینی عوام کے لیے 30 ٹن انسانی امداد اور جان بچانے والی ضروری ادویات ترسیل کی. جولائی میں، بھارت نے عمانی حکام کے ساتھ مشترکہ تلاش اور بچاؤ آپریشن کے دوران ایم ٹی پریسٹیج فالکن، کوموروس کے پرچم والا بحری جہاز جو عمانی ساحل کے قریب الٹ گیا تھا، سے نو عملے کو بچایا، جن میں آٹھ بھارتی شامل تھے.

اس سال بھارت نے متعدد اہم سفارتی سنگ میل بھی عبور کیا اور شراکت دار ممالک کے ساتھ دہائیوں پر محیط تعلقات کا جشن منایا. یہ سنگ میل بھارت کی تاریخی اور ترقی پذیر شراکت داریوں کو فروغ دینے کی غرض سے جاری پابند عہد کی عکاسی کرتا ہے.

وزیراعظم دیگر عالمی رہنماؤں کے ساتھ اٹلی میں G7 سربراہی اجلاس کے رابطہ سیشن میں، جون 2024

وزیراعظم جولائی 2024 میں ماسکو میں ہونے والے 22ویں بھارت-روس سالانہ سربراہی اجلاس کے دوران روسی صدر ولادی میر پوتن کے ہاتھوں "آرڈر آف سینٹ اینڈریو دی اپوسٹل "سے نوازے گئے

2024میں، کئی دو طرفہ شراکت داری اسٹریٹجک کے ساتھ ساتھ جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں اضافہ ہوا .بھارت نے سنگاپور اور ملیشیا کے ساتھ تعلقات کو ’جامع حکمت عملی شراکت داری‘ کے درجے تک بلند کر دیا. اس کے علاوہ، کویت اور پولینڈ کے ساتھ سفارتی تعلقات کو 'حکمت عملی شراکت 'میں اپگریڈ کیا گیا .حالیہ سال میں ہوئی یہ پیش رفت بھارت کی حکمت عملی شراکت داریوں کو مستحکم بنانے کے فعال نقطہ نظر کو اجاگر کرتی ہیں.

اس سال وزیراعظم کو دنیا بھر کے مختلف ممالک کی جانب سے متعدد شہری اعزازات سے نوازا گیا، جو ان کی قیادت اور بین الاقوامی تعلقات میں ان کی خدمات کا اعتراف ہے .مارچ میں، بھوٹان کے سرکاری دورے کے دوران، وزیراعظم کو ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز "آرڈر آف دی درک گیالپو "سے نوازا گیا، جو بھوٹان کے بادشاہ جگمے خیسر نامگیل وانگچک نے اپنے ہاتھوں سے انہیں نوازا .جولائی میں، روس کے سرکاری دورے کے دوران، جہاں انہوں نے 22ویں بھارت-روس سالانہ سربراہی اجلاس میں شرکت کی، انہیں صدر ولادی میر پوتن کے ہاتھوں "آرڈر آف سینٹ اینڈریو دی اپوسٹل "سے نوازا گیا .دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور وبا کے دوران امدادی کاموں میں ان کی قیادت کے اعتراف میں وزیراعظم کو "آنریری آرڈر آف فریڈم آف بارباڈوس "سے نوازا گیا؛ اس کے علاوہ انہیں جارج ٹاؤن، گیانا میں دولتِ مشترکہ ڈومینیکا کی صدر سلوینیا برٹن کی طرف سے ڈومینیکا کا اعلیٰ ترین قومی اعزاز "ڈومینیکا ایوارڈ آف آنر "بھی سرفراز کیا گیا .نومبر 2024 میں، نائیجیریا نے وزیراعظم کو "گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر آف نائجر "

کے اعزاز سے نوازا، جبکہ گیانا اور کویت نے بھی انہیں اپنے اعلیٰ ترین اعزازات—بالترتیب "آرڈر آف ایکسیلنس" اور "دی آرڈر آف مبارک الکبیر—"سے سرفراز کیا.
انٹرنیشنل سولر اتحاد (آئی ایس اے) نے2024 میں نئے دستخط کنندگان اور توثیقات کے ساتھ اپنی رکنیت میں توسیع کی. مالٹا (فروری)، پیراگوئے (جون)، لبنان (اگست)، اور مالڈووا (دسمبر) نے معاہدے پر دستخط کیے، جبکہ پاناما (مارچ)، نیوزی لینڈ (اگست)، اور آرمینیا (نومبر) نے معاہدے کی توثیق کی .یہ پیش رفت شمسی توانائی کو فروغ دینے اور ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کےلیے عالمی سطح پر بھارت کی کاوشوں کو اجاگر کرتی ہیں.

کئی اعلیٰ سطحی دو طرفہ دورے کے ذریعے طویل المدتی سفارتی تعلقات کو نئی زندگی بخشی گئی. محترمہ راشٹرپتی نے الجزائر، فیجی، ملاوی، موریٹانیا، ماریشس، نیوزی لینڈ، اور تیمور لیستے جیسے ممالک کے سرکاری دورے کیے . الجزائر کا یہ دورہ اس ملک کا پہلا سرکاری دورہ تھا، جس میں پہلا بھارت-الجزائر اقتصادی فورم کا انعقاد بھی عمل میں آیا، جو دوطرفہ تعلقات میں ایک نئے باب کی شروعات تھی .محترمہ صدر جمہوریہ نے فیجی اور تیمور لیستے کا بھی تاریخی دورہ کیا، جو کسی بھی بھارتی سربراہ مملکت کے ذریعہ انجام دیا گیا ان ممالک کا پہلا دورہ تھا.
تیمور لیستے کے دورے کے دوران، صدر جوز راموس ہورٹا نے محترمہ صدر جمہوریہ کو ملک کا اعلیٰ ترین سول اعزاز، "گرینڈ کالر آف دی آرڈر آف تیمور-لیستے "سے سرفراز کیا .محترمہ صدر جمہوریہ کو اگست میں سووا میں ایک تقریب کے دوران فیجی کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز، "کمپینین آف دی آرڈر آف فیجی "سے نوازا گیا .ان دوروں کے باعث مختلف خطوں میں باہمی تعلقات کے جاری جذبے کو مزید تقویت ملی.

محترمہ صدر جمہوریہ اگست 2024 میں ڈیلی میں تیمور-لیستے کے صدر جوز راموس ہورٹا کی جانب سے تیمور-لیستے کا اعلیٰ ترین سول اعزاز "گرینڈ کالر آف دی آرڈر آف تیمور-لیستے "سے نوازی گئیں

ایران کے سابق ایرانی صدر ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی اور سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین امیرعبداللہیان کی ہیلی کاپٹر حادثے میں المناک وفات پر تعزیتی تقریب میں شرکت کی غرض سے معزز نائب صدر جمہوریہ نے مئی میں ایران کا دورہ کیا.

مختلف اعلیٰ سطحی دوطرفہ، کثیر فریقی، اور کثیر الجہتی روابط میں شرکت کی غرض سے بھارت کے شراکت دار ممالک کے ساتھ اعلیٰ سطحی روابط کے تسلسل میں وزیرِ اعظم نے آسٹریا، بھوٹان، برازیل، برونائی، گیانا، اٹلی، کویت، لاؤس، نائجیریا، پولینڈ، قطر، روس، سنگاپور، یوکرین، متحدہ عرب امارات، اور امریکا کا دورہ کیا.

جولائی میں ، وزیر اعظم نے آسٹریا کا دورہ کیا، جو چار دہائیوں میں کسی بھی بھارتی وزیر اعظم کا اس طرح کا پہلا دورہ تھا .اگست میں یوکرین کا تاریخی دورہ ہوا، اور 1992 میں دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہونے کے بعد سے کسی بھارتی وزیر اعظم کا یہ پہلا دورہ تھا .نومبر میں وزیر اعظم نائجریا کے سرکاری دورے پر گئے، اور 17 سالوں میں کسی وزیر اعظم کا یہ پہلا سرکاری دورہ تھا .آخرکار، دسمبر میں وزیرِ اعظم نے کویت کا دورہ کیا، جو ان کا پہلا کویت دورہ تھا اور کسی بھارتی وزیرِ اعظم کا 43 برسوں بعد پہلا دورہ تھا.

وزیرِ اعظم نےاقوام متحدہ میں "سمٹ آف دی فیوچر"، G20سربراہی اجلاس، G7سمٹ کا رابطہ اجلاس، کواڈ لیڈرز سمٹ، برکس سربراہی اجلاس، شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کا اجلاس، اور "وائس آف گلوبل ساؤتھ سمٹ "کا 3را ایڈیشن سمیت کئی ورچوئل اور بالمشافہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں بھی شرکت کی.

مختلف سفارتی اجلاس میں شرکت کی غرض سے سال بھر کے دوران وزیر خارجہ نے آسٹریلیا، جرمنی، ایران، اٹلی، جاپان، قزاقستان، کویت، لاؤ پی ڈی آر، ملیشیا، مالدیپ، ماریشس، نیپال، نائجیریا، پاکستان، فلپائن، قطر، جمہوریہ کوریا، سعودی عرب، سنگاپور، سری لنکا، سوئٹزرلینڈ، یوگانڈا، متحدہ عرب امارات، اور امریکا کا دورہ کیا.

جنوری میں وزیرِ خارجہ نے چاہ بہار بندرگاہ کی ترقی اور عملیاتی امور پر بات چیت کے لیے ایران کا دورہ کیا اور اُس وقت کے ایرانی وزیرِ خارجہ ڈاکٹر حسین امیر عبداللہیان سے ملاقات کی .انہوں نے نیپال کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے صدر رام چندر پاؤڈیل اور اُس وقت کے وزیرِ اعظم پشپ کمل دہل ’پرچنڈ‘ سے ملاقات کی، اور کھٹمنڈو میں اُس وقت کے نیپالی وزیرِ خارجہ جناب این- پی سعود کے ساتھ 7ویں بھارت-نیپال مشترکہ کمیشن اجلاس کی مشترکہ صدارت کی .وزیرِ خارجہ نے پہلی بار نائجیریا کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے نائجیریا کے وزیرِ خارجہ یوسف تُگّر کے ساتھ 6ویں بھارت-نائجیریا مشترکہ کمیشن اجلاس کی مشترکہ طور پر صدارت کی .اسی مہینہ انہوں نے کمپالا، یوگانڈا میں منعقدہ 19ویں نن الائنمنٹ مومنٹ (NAM) سربراہی اجلاس میں بھارتی وفد کی قیادت کی .مارچ میں وزیرِ خارجہ نے جاپان کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے اُس وقت کے وزیرِ اعظم فومیو کیشیدا سے ملاقات کی اور اُس وقت کی وزیرِ خارجہ یوکو کامیکاوا کے ساتھ 16ویں بھارت-جاپان اسٹریٹجک ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کی .انہوں نے ملیشیا کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے وزیر اعظم داتو سیری انور بن ابراہیم اور وزیرِ خارجہ داتو سیری اُتاما حاجی محمد بن حاجی حسن سے ملاقات کی اور باہمی تعاون کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کیا .اس مہینے کے بعد، انہوں نے فلپائن کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے صدر فرڈی نینڈ آر مارکوس جونیئر اور وزیرِ خارجہ اینرک اے منالو سے ملاقات کی اور سیاسی، اقتصادی، دفاعی، اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں انہماک کا جائزہ لیا جا سکے .وزیرِ خارجہ نے جنوبی کوریا کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے اُس وقت کے وزیرِ خارجہ چاؤ تائے-یُل کے ساتھ 10ویں بھارت-جنوبی کوریا مشترکہ کمیشن اجلاس کی مشترکہ صدارت کی .سنگاپور میں انہوں نے وزیرِ اعظم لی سین لانگ اور نائب وزیرِ اعظم لارنس وانگ سے ملاقات کی، اس کے علاوہ فِن ٹیک، ڈیجیٹلائزیشن، اور سب معیشت میں باہمی تعاون کو مضبوط بنانے کے تعلق سے تبادلۂ خیال کرنے کے لیے اپنے ہم منصب ویوین بالاکرشنن سے بھی ملاقات کی.

وزیر خارجہ نے جون میں سری لنکا کا دورہ کیا جہاں انہوں نے اُس وقت کے صدر رانیل وکرم سنگھے، اُس وقت کے وزیر اعظم دینیش گناوردنے، اور اُس وقت کے وزیرِ خارجہ ایم یوایم علی صابری سے ملاقات کی .بھارت کے عوامی فلاح پر مبنی ترقیاتی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے وزیرِ خارجہ اور صدر وکرم سنگھے نے کولمبو اور ترنکومالی اضلاع میں ماڈل ولیج ہاؤسنگ پروجیکٹ کے تحت 48 مکانات اور کینڈی، ماتالے، اور نوارا ایلیا میں بھارتی ہاؤسنگ پروجیکٹ کے تیسرے مرحلے کے تحت 106 مکانات کا مشترکہ افتتاح کیا .علاوہ ازیں، انہوں نے سمندر میں تلاش و بچاؤ کی کارروائیوں کے لیے ایک کلیدی مرکز، میری ٹائم ریسکیو کوآرڈی نیشن سینٹر(MRCC) ، کا ورچوئل افتتاح بھی کیا، جو کہ بھارت کی جانب سے6 ملین امریکی ڈالر کے عطیہ سے قائم کیا گیا ہے .وزیرِ خارجہ نے سری لنکا کی بندرگاہوں، جہازرانی و ہوابازی، زراعت و پودوں کی صنعت، اور توانائی و بجلی وزارت کے حکام سے بھی بات چیت کی .اسی مہینہ کے آخر میں، انہوں نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا اور وزیرِ خارجہ شیخ عبداللہ بن زاید النہیان سے ملاقات اور بھارت-متحدہ عرب امارات جامع اسٹریٹجک شراکت داری کا جائزہ لیا .جولائی میں وزیرِ خارجہ نے استانا میں منعقدہ 24ویں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) سربراہی اجلاس میں بھارتی وفد کی قیادت کی .اپنے ماریشس کے دورے کے دوران، وزیرِ خارجہ نے اُس وقت کے وزیرِ اعظم پروِند کمار جگناتھ سے ملاقات کی اور باہمی تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے طریقوں پر غور و خوض کیا .اگست مہینے میں وزیرِ خارجہ نے کویت کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے ولی عہد شیخ صباح خالد الحمد المبارک الصباح، وزیر اعظم احمد عبداللہ الاحمد الجابر الصباح، اور وزیرِ خارجہ عبداللہ علی الیحییٰ سے ملاقات کی، اور ہمارے باہمی تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا .اس کے بعد انہوں نے مالدیپ کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے صدر ڈاکٹر محمد مُعیزو اور پھر اُس وقت کے وزیرِ خارجہ موسیٰ ضمیر سے ملاقات کی، جن کے ساتھ مل کر وزیرِ خارجہ نے موسیٰ ضمیر کے ہمراہ بھارت کی لائن آف کریڈٹ سے معاونت یافتہ پانی اور نکاسی پروجیکٹس کا 28 جزیروں میں مشترکہ طور پر افتتاح کیا.

ستمبر میں وزیر خارجہ نے جرمنی کا دورہ کیا اور اس وقت کے چانسلر اولاف شولز سے ملاقات کی اور پھر وزیر خارجہ اینالینا بیرباک سے ملے .بعد ازاں، انہوں نے جنیوا کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے سوئس وزیرِ خارجہ اگنازیو کاسیس سے ملاقات کی، اور یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (EFTA) ممالک کے ساتھ بھارت کے تجارتی تعلقات پر بات چیت کی، نیز جنیوا میں بھارت کے مستقل مشن کی نئی عمارت کا افتتاح بھی کیا. اسی ماہ کے آخر میں، انہوں نے واشنگٹن ڈی سی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے اُس وقت کے وزیر خارجہ انٹونی بلنکن، اُس وقت کی وزیرِ تجارت جینا ریمانڈو، اُس وقت کے قومی سلامتی کے مشیر (NSA) جیک سلیوان، اور دیگر سینئر امریکی حکام سے ملاقات کی، اور دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلۂ خیال کیا .اکتوبر مہینے میں وزیرِ خارجہ نے آسٹریلیا کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے وزیرِ اعظم انتھونی البانیز اور دیگر اہم سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کی. انہوں نے آسٹریلوی وزیرِ خارجہ پینی وانگ کے ساتھ 15ویں وزرائے خارجہ فریم ورک ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت بھی کی اور برسبین میں بھارت کے قونصل خانہ کا افتتاح کیا .نومبر مہینے میں روم میں منعقدہ جی7 وزرائے خارجہ کے اجلاس کے رابطہ نشست اور میڈ میڈیٹیرین ڈائیلاگ کے 10ویں ایڈیشن میں شرکت کے لیے انہوں نے اٹلی کا دورہ کیا .اٹلی میں، وزیرِ خارجہ نے G7میں شریک اٹلی اور دیگر ممالک کے وزرائے خارجہ کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کیے .دسمبر مہینے میں وزیر خارجہ نے قطر اور بحرین کا سفر کیا .قطر میں، انہوں نے 22واں دوحہ فورم میں شرکت کی اور وزیرِ اعظم و وزیرِ خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن الثانی سے ملاقات کی .بحرین میں انہوں نے وزیرِ خارجہ ڈاکٹر عبداللطیف بن راشد الزیانی کے ساتھ 4ویں بھارت-بحرین اعلیٰ مشترکہ کمیشن (HJC) اجلاس کی مشترکہ صدارت کی .دسمبر مہینے میں وزیرِ خارجہ اور خارجہ سکریٹری نے امریکا کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے قومی سلامتی کے مشیر (NSA) سلیون، اُس وقت کے وزیرِ خارجہ انٹونی بلنکن، اور نو منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے قومی سلامتی کے مشیر کے نامزد امیدوار مائیکل والٹز سمیت اہم سینئر حکام سے ملاقات کی.

وزیر خارجہ نے ستمبر 2024 کو ریاض میں منعقدہ پہلے بھارت-خلیج تعاون کونسل (GCC) مشترکہ وزارتی اجلاس برائے اسٹریٹجک مکالمہ کے افتتاحی نشست کی مشترکہ صدارت کی

اس سال وزیرِ خارجہ نے آسٹریلیا میں منعقدہ 7واں انڈین اوشن کانفرنس، قزاقستان میں منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم (SCO)کے سربراہان مملکت کی 24 ویں کونسل میٹنگ، جاپان میں منعقدہ کواڈ وزرائے خارجہ کا اجلاس؛ آ سیان-انڈیا، ایسٹ ایشیا سربراہی اجلاس، اور وینٹین، لاؤ پی ڈی آر میں آسیان ریجنل فورم کا اجلاس؛ نیویارک میں منعقدہ G70 وزرائے خارجہ کا اجلاس اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اعلیٰ سطحی اجلاس؛ سعودی عرب میں بھارت-خلیج تعاون کونسل (GCC) وزارتی اجلاس برائے اسٹریٹجک ڈائلاگ؛ اور پاکستان میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہان حکومت کی 23ویں میٹنگ سمیت کئی کثیر الجہتی اور کثیر فریقی اجلاس میں شرکت کی.

فروری میں وزیر خارجہ نے پرتھ میں منعقدہ7ویں انڈین اوشین کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں انہوں نے علاقائی باہمی تعاون پر زور دیا .جولائی میں، وزیرِ خارجہ نے استانا میں منعقدہ24ویں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) سربراہی اجلاس میں بھارتی وفد کی قیادت کی، جہاں رہنماؤں نے گزشتہ سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور کثیر الجہتی تعاون پر تبادلۂ خیال کیا .اسی ماہ کے آخر میں، انہوں نے ٹوکیو میں کواڈ وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کی، جس میں انڈو-پیسیفک خطے میں ترقیاتی اور کواڈ اقدامات پر توجہ مرکوز کی گئی .ستمبر میں، وزیرِ خارجہ نے نیویارک میں برازیل کے 2ویں G20وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کی، جہاں انہوں نے عالمی حکمرانی میں اصلاحات، بشمول اقوام متحدہ کی تنظیم نو، مالیاتی نظام، اور تجارتی نظام میں اصلاحات کی وکالت کی .انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس میں بھارت کی طرف سے خطاب کیا اور ریاض میں بھارت-خلیج تعاون کونسل (GCC) کے مشترکہ وزارتی اجلاس کی مشترکہ صدارت کی، جس سے خلیجی ممالک کے ساتھ اسٹریٹجک ڈائلاگ میں اضافہ ہوا .اکتوبر مہینے میں وزیرِ خارجہ نے اسلام آباد میں منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہان حکومت کی 23ویں کونسل اجلاس میں بھارت کی طرف سے خطبہ دیا، جس میں انہوں نے کثیر الجہتی تعاون، متوازن ترقی، اور علاقائی استحکام پر زور دیا.

اس سال، وزیرِ خارجہ نے نئی دہلی میں فرانس، یونان، بھوٹان، یوکرین، مالدیپ، بنگلہ دیش، سری لنکا، ملیشیا، متحدہ عرب امارات، جمائکا، جرمنی، اور تھائی لینڈ کے وزرائے خارجہ کا استقبال کیا .وزیرِ خارجہ نے جولائی مہینے میں نئی دہلی میں 2رے BIMSTEC وزرائے خارجہ کی ریٹریٹ کی میزبانی کی اور وزیر دفاع کے ہمراہ 3رے بھارت-جاپان 2+2 وزارتی اجلاس کی مشترکہ طور پر صدارت کی.

وزارت خارجہ کے مملکتی وزراء (MoS) نے بھی مختلف شراکت دار ممالک کے ساتھ روابط قائم کیے اور بھارت کی عالمی رسائی کو فروغ دیا .وزیرِ مملکت (جناب وی. مرلی دھرن) نے جنوری میں بالترتیب یوگانڈا اور فروری میں برازیل کا دورہ کیا اور گروپ آف 77 کے 3رے جنوبی سربراہی اجلاس اور G20وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کی.
بھارت میں نئی حکومت کی تشکیل کے بعد وزیرِ مملکت (جناب کیرتی وردھن سنگھ) نے کویت (جون)، ناروے (اگست)، آرمینیا (ستمبر)، ملیشیا (ستمبر)، قطر (اکتوبر)، کولمبیا (اکتوبر-نومبر)، زامبیا (نومبر)، اور آذربائیجان (نومبر) کے دورے کیے.
وزیر مملکت (جناب پربترا مارگریٹا) نے اگست میں ڈومینیکن ریپبلک، قطر، گواتیمالا، ایل سلواڈور، پاناما، اور ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو کے دورے کیے؛ جبکہ ستمبر سے اکتوبر کے درمیان میکسیکو، گریناڈا، بارباڈوس، انٹیگوا اینڈ باربوڈا، اور اکتوبر میں انڈونیشیا کا بھی دورہ کیا.
یہ دورے سیاسی اور اقتصادی شراکت داری، ثقافتی تبادلہ، تجارت اور صحت کے میدان میں تعاون، اور بھارتی باشندوں سے رابطہ کے قیام سمیت باہمی تعاون کو مختلف شعبوں میں فروغ دینے کے مقصد سے کیے گئے.

اس سال بھارت نے سربراہانِ مملکت، حکومت، وزرائے خارجہ اور دیگر اعلیٰ حکام سمیت مختلف اعلیٰ سطحی وفود کی میزبانی بھی کی .بھارت نے بنگلہ دیش، بھوٹان، ڈومینیکا، فرانس، جرمنی، یونان، جمائکا، کویت، مالدیپ، ملیشیا، مالڈوا، اسپین، سری لنکا، یوکرین، متحدہ عرب امارات، وینزویلا، اور ویتنام سے آنے والے سفارتی وفود کا خیرمقدم کیا.

2024میں، بھارت نے 35 ممالک کے ساتھ دفتر خارجہ کی مشاورت (FOCs) کا انعقاد کیا .فارن آفس کنسلٹیشن (FOC) ایک ادارہ جاتی طریقہ کار ہے جو وزارت خارجہ اور شراکت دار ممالک کی وزارتِ خارجہ کے درمیان بات چیت کے لیے استعمال ہوتا ہے .اس سال فارن آفس کنسلٹیشنز (FOCs) پرتگال (جنوری)، جاپان (فروری)، فرانس (مارچ)، کوٹے ڈی آئیوری (مارچ)، کابو وردے (مارچ)، مورٹیانا (مارچ)، لکژمبرگ (اپریل)، بیلجیم (اپریل)، ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو (اپریل)، کروشیا (اپریل)، نیدرلینڈز (مئی), سویڈن (مئی)، ناروے (مئی)، ایریٹیریا (مئی)، برطانیہ (مئی)، بینن (جون)، توگو (جون)، جرمنی (جولائی)، کویت (جولائی)، زمبابوے (اگست)، زامبیا (اگست)، اسرائیل (اگست)، ارجنٹائن (ستمبر)، یوراگوئے (ستمبر)، انڈونیشیا (ستمبر)، مالڈووا (اکتوبر)، کولمبیا (اکتوبر)، گنی (اکتوبر)، قطر (اکتوبر)، مونٹینیگرو (اکتوبر)، قبرص (نومبر)، بوسنیا اینڈ ہرزگووینا (نومبر)، شام (نومبر)، روانڈا (دسمبر) اور لائبیریا (دسمبر) کے ساتھ منعقد کی گئیں.
یہ ملاقاتیں بھارت کی اپنی دلچسپیوں کو آگے بڑھانے اور مختلف ممالک کے ساتھ مضبوط دو طرفہ تعلقات اور تعاون کو فروغ دینے کی مسلسل سفارتی کاوشوں کو اجاگر کرتی ہیں.

اپنی ’پڑوسی پہلے‘ پالیسی کے تحت، بھارت نے اپنے قریبی پڑوسی ممالک کے ساتھ رابطوں اور ترقیاتی شراکت داریوں کو مضبوط بنانے کی بھرپور کوشش کی .ہمسایہ ممالک میں بھارت کی کلیدی شراکت داروں کے ساتھ تعلقات فروغ دینے کے سلسلے میں، جون میں نئی حکومت کی حلف برداری تقریب کے لیے متعدد رہنماؤں کو مدعو کیا گیا .اس تقریب میں

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ، سیشلز کے نائب صدر احمد عفیف، ماریشس کے سابق وزیر اعظم پروِنند کمار جگناتھ، مالدیپ کے صدر ڈاکٹر محمد معیزو، سری لنکا کے سابق صدر رانیل وکرما سنگھے، بھوٹان کے وزیر اعظم داشو شیرنگ ٹوبگے، اور نیپال کے سابق وزیر اعظم پشپ کمال دھال 'پرچنڈا' نے شرکت کی.

افغانستان کے حوالے سے بھارت کا موقف ان کے ساتھ تاریخی تعلقات، افغان عوام سے دوستی اور اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں کی روشنی میں تشکیل دی جا رہی ہے. 2021 سے اب تک، بھارت نے افغانستان کو اہم انسانی امداد فراہم کی ہے، جس میں 50 000 میٹرک ٹن گندم، 300 ٹن طبی سامان، 28 ٹن امدادی اشیاء، اور 40,000 لیٹر ملیتھیون (جراثیم کش دوا) شامل ہیں. اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات اور جرائم (UNODC) کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بھارت نے کمزور طبقات، بالخصوص خواتین کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری فلاحی اشیاء تقسیم کیں. انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز (ICCR) نے افغان طلباء کے لیے 2,000 آن لائن اسکالرشپس کی پیشکش کی، جن میں سے تقریباً 600 اسکالرشپس خواتین کو دی گئیں. ایک تکنیکی ٹیم کابل میں موجود ہے تاکہ جاری انسانی امداد آسانی سے فراہم کی جا سکے.

بھارت اور بنگلہ دیش تاریخ، زبان، ثقافت اور بے شمار دیگر مشترک قدروں کے مضبوط رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں . گزشتہ چند برسوں کے دوران یہ تعلقات سیاسی و سلامتی تعاون، تجارتی و اقتصادی روابط، ترقیاتی شراکت داری، ثقافتی تبادلے اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون تک وسعت اختیار کر چکے ہیں .بنگلہ دیش جنوبی ایشیا میں بھارت کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، اور بھارت ایشیا میں بنگلہ دیش کی برآمدات کی سب سے بڑی منزل بن چکا ہے.
جون میں، بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے نئی دہلی میں وزیر اعظم اور وزراء کی کونسل کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی .جولائی-اگست میں بنگلہ دیش میں ہونے والی پیش رفت کے بعد، بھارت نے پروفیسر محمد یونس کی سربراہی میں قائم عبوری حکومت کے ساتھ اپنا رابطہ برقرار رکھا .وزیراعظم پہلے عالمی رہنما تھے جنہوں نے چیف ایڈوائزر یونس کو عہدہ سنبھالنے کی مبارکباد دی، اور انہیں 17 اگست کو ہونے والے 3رے وائس آف گلوبل ساؤتھ سمٹ میں شرکت کی بھی دعوت دی .وزیر خارجہ نے ستمبر میں نیو یارک میں ہونے والی 79ویں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر ملاقات کے دوران وزیرِ خارجہ کے مشیر توحید حسین سے ملاقات کی .دسمبر میں، خارجہ سکریٹری نے ڈھاکہ کا دورہ کیا اور بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر اور وزیرِ خارجہ کے صلاح کار سے ملاقات کی .ان ملاقاتوں کے دوران بھارت کی طرف سے ایک جمہوری، مستحکم، پرامن، ترقی یافتہ اور جامع بنگلہ دیش کی واضح تائید کی.

بنگلہ دیش آج بھارت کا سب سے بڑا ترقیاتی شراکت دار ہے .گزشتہ آٹھ سالوں میں بھارت نے بنگلہ دیش کو مختلف شعبوں بشمول سڑکوں، ریلوے، شپنگ اور بندرگاہوں کی ترقی کے لیے تقریباً USD 8 ارب کی مالیت کے تین لائنز آف کریڈٹ (LOCs) فراہم کیے ہیں .اس کے علاوہ، ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈولپمنٹ پروجیکٹس (HICDPs) بنگلہ دیش میں بھارت کی ترقیاتی امداد کا ایک فعال ستون ہے، جن میں طلباء کے لیے ہاسٹلز، تعلیمی عمارتیں، ہنر مندی کی تربیت اور ترقیاتی اداروں، ثقافتی مراکز، یتیم خانے، اور مشترکہ ثقافتی ورثے کی بحالی کی تعمیر شامل ہے.

اس سال متعدد ترقیاتی منصوبے پائے تکمیل تک پہنچے 2023 .میں کھلنا-مونگلا پورٹ ریلوے لائن کی کامیاب تکمیل کے بعد، اکھورا-اگرتلا سرحدی ریلوے رابطہ منصوبہ نومبر 2024 میں مکمل کیا گیا .یہ اہم سنگِ میل ثابت ہوا ہے کیونکہ اس سے بھارت کے شمال مشرقی حصے کو ریلوے کے ذریعے بنگلہ دیش سے جوڑا گیا، جس سے خطے میں ریلوے کنیکٹوِٹی کو فروغ مل رہا ہے.

بھارت اور بھوٹان کے درمیان شاندار دو طرفہ تعلقات قائم ہیں، اور ان میں ہر سطح پر باہمی اعتماد، آپسی مفاہمت اور حسنِ نیت کے ساتھ عوامی رابطوں کی خصوصیات شامل ہیں 2024 .وزیر اعظم کا بھوٹان کا سرکاری دورہ، بھوٹان کے بادشاہ کا بھارت کا سرکاری دورہ، بھوٹان کے وزیر اعظم کا بھارت کے سرکاری دورے اور دیگر وزارتی سطح کے دورے سمیت تمام شعبوں میں باہمی تعلقات مستحکم ہونے کا گواہ بنا .بھوٹان کے ساتھ ترقیاتی تعاون میں مزید توسیع اس وقت دیکھنے کو ملی جب بھارت نے بھوٹان کے 13ویں پانچ سالہ منصوبے (2024-2029) کے لیے اپنی امداد دوگنی کر دی .بھوٹان میں بھارت کے امداد سے زیر تعمیر ہائیڈروپاور پروجیکٹ میں پیش رفت ہوئی، جس میں پوناتسانگچھو II ہائیڈروپاور پروجیکٹ تکمیل کے قریب پہنچ گیا ہے. ستمبر میں منعقدہ کامرس سکریٹری سطح کی بات چیت کے دوران متعدد اہم فیصلے لئے گئے، جس سے تجارت اور اقتصادی تعاون میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا .آسام کے درانگا میں امیگریشن چیک پوسٹ کے افتتاح اور ریلوے کنیکٹوٹی قائم کرنے میں ہوئی پیش رفت نے سرحد پار رابطہ کاری کی کوششوں کو مثبت رفتار بخشی ہے.

بھارتی حکومت کی مالی معاونت سے تیار ہونے والے اہم ترقیاتی منصوبوں میں سے ایک گیلٹسوین جیٹسن پیما وانگچک مدر اینڈ چائلڈ ہاسپٹل کا تعمیری کام مارچ میں مکمل ہوا .اس اسپتال میں 150 بستروں کی گنجائش ہے اور یہ بچوں کی بیماریوں، خواتین کے امراض اور زچگی، بیہوشی کے شعبے، ایک آپریشن تھیٹر، نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت کے لیے ایک خصوصی یونٹ اور بچوں کی نگہداشت کے لیے ایک انٹنسیو کیئر یونٹ جدید سہولیات سے لیس ہے.

وزیراعظم اور بھوٹان کے وزیر اعظم شیرنگ ٹوبگے نے مارچ 2024 کو تھمپو میں بھارتی حکومت کی مدد سے تعمیر کردہ جدید ترین گیلٹسوین جیٹسن پیما وانگچک مدر اینڈ چائلڈ اسپتال کا مشترکہ طور پر افتتاح کیا

مالدیپ ایک سمندری ہمسایہ ملک ہے جس کے ساتھ بھارت کے نسلی، لسانی، ثقافتی، مذہبی اور تجارتی روابط قدیم زمانے سے قائم ہیں .دونوں ممالک بحرِ ہند کے علاقے (IOR) کی سلامتی اور تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور مالدیپ بھارت کی ’پڑوسی پہلے‘ پالیسی اور ’سیکورٹی اینڈ گروتھ فار آل ان دی ریجن (SAGAR) ‘نظریے میں ایک خاص مقام رکھتا ہے.

مالدیپ کے ساتھ باہمی تعاون کی ترقی سمندری سلامتی، رابطے، عوامی تبادلے اور کمیونٹی کی تعمیری ڈھانچے والے منصوبوں کی ترقی پر مرکوز رہا ہے .اگست میں، وزیر خارجہ نے مالدیپ کا دورہ کیا جہاں انہوں نے اس وقت کے صدر، سابق وزیر خارجہ اور دیگر سینئر حکام سے ملاقات کی .اس دورے کے دوران، وزیر خارجہ نے ایڈو ریکلیمیشن اور شور پروٹیکشن پروجیکٹ اور ایڈو ڈیٹور لنک برج پروجیکٹ کا افتتاح کیا، یہ پروجیکٹس بھارت کی مدد سے چلنے والے گرانڈ مالے کنیکٹوٹی پروجیکٹ (GMCP) کا حصہ ہیں .علاوہ ازیں، وزیر خارجہ اور مالدیپ کے وزیر خارجہ نے مشترکہ طور پر 28 جزیروں پر بھارت کی لائن آف کریڈٹ (LOC) سے ایک آبی اور سیوریج نیٹ ورک پروجیکٹ اور چھ ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈولپمنٹ پروجیکٹس (HICDPs) کا افتتاح کیا .بھارت میں ٹریننگ کے ذریعے 1،000 مالدیپ کے سول سرونٹس کی صلاحیت سازی کو بڑھانے کے لیے مفاہمت کی یادداشت (MoUs) کا تبادلہ کیا گیا، اور مالدیپ میں یونیفائیڈ پیمنٹ انٹرفیس (UPI) نظام متعارف کرایا گیا.

اکتوبر مہینے میں مالدیپ کے صدر بھارت کے سرکاری دورے پر تشریف لائے اور انہوں نے محترمہ صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم سے ملاقات کی .اس دورے کے دوران، وزیر اعظم اور صدر معیزو نے 'جامع اقتصادی اور بحری سلامتی شراکت داری 'کے لیے بھارت-مالدیپ وژن کو اپنایا، جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں پہلی بار ہوا ہے . باہمی دلچسپی کے مختلف شعبوں پر مشتمل متعدد مفاہمت کی یادداشتیں اور معاہدوں پر دستخط کیے گئے .اس دورے کی اہم جھلکیوں میں ہنیماڈو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر نئے رن وے کا افتتاح شامل تھا، جس سے مالدیپ کی فضائی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے .مزید برآں مالدیپ میں رہائشی ضرورتوں کی تکیمل کے لیے ایکسِم بینک آف انڈیا کی بائرز کریڈٹ سہولت کے تحت تعمیر کردہ 700 سوشل ہاؤسنگ یونٹس باضابطہ طور پر سپرد کی گئیں۔ علاوہ ازیں، اس دورے کے دوران مالدیپ میں RuPay کارڈ بھی متعارف کرایا گیا.

میانمار ایک اہم پڑوسی ملک ہے جو بھارت کے ساتھ طویل زمینی سرحد اور بحری حدود شیئر کرتا ہے .بھارت کی 'پڑوسی پہلے 'پالیسی اور ایکٹ ایسٹ پالیسیوں کے سنگم پر واقع، میانمار بھارت کے جنوبی مشرقی ایشیائی ممالک بشمول آسیان ممالک سے رابطے کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے .بھارت اور میانمار کے درمیان مضبوط تہذیبی، تاریخی اور عوامی روابط قائم ہیں. بدھ مت ایک اہم ثقافتی ربط ہے اور بھارت اور میانمار کی مشترکہ وراثت کا حصہ ہے.

فروری 2021 سے میانمار کی سیاسی اور سیکیورٹی صورتحال بگڑی ہوئی ہے .میانمار میں موجودہ سیکیورٹی اور انسانی صورتحال تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے, اور اس کی وجہ سے بھارت پر براہ راست اثرات مرتب ہوتے ہیں . بھارت نے تشدد کے مکمل خاتمے، بات چیت کے ذریعے مسائل کا حل، سیاسی قیدیوں کی رہائی اور میانمار کو جلد از جلد جمہوریت کے راستے پر لانے کا مطالبہ کیا ہے.

بھارت اور نیپال اپنے منفرد، کثیرالجہتی اور مضبوط تعلقات کو مسلسل فروغ دے رہے ہیں، جو مشترکہ تاریخی، ثقافتی، جغرافیائی اور تہذیبی ربط پر مبنی ہیں .بھارت اور نیپال کے درمیان کھلی سرحد اور شہریوں کی آزادانہ نقل و حرکت ان مضبوط اور گہرے تعلقات کی عکاسی کرتی ہے .پڑوسی پہلے حکمتِ عملی کے تحت توانائی، تجارت، ریلوے، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور ثقافت جیسے مختلف شعبوں میں روابط کے اقدامات میں تیزی سے توسیع اور مضبوطی آئی ہے.

اس وقت نیپال کے وزیر اعظم پشپ کمل دہال ’پرچنڈ‘ نے جون میں نئی دہلی میں وزیر اعظم کی حلف برداری تقریب میں شرکت کی تھی. جولائی میں، وزیر اعظم نے نیپال کے نو منتخب وزیر اعظم کے پی شرما اولی کو مبارکباد کا پیغام بھیجا .بعد ازاں، وزیر اعظم اولی نے اگست میں بھارت کی میزبانی میں منعقدہ 3رے وائس آف گلوبل ساؤتھ سربراہی اجلاس میں ورچوئل طور پر شرکت کی. دونوں رہنماؤں کی ملاقات ستمبر میں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے موقع پر بھی ہوئی.

وزیر اعظم نے ماہ ستمبر 2024 میں نیویارک میں منعقدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے موقع پر نیپال کے وزیر اعظم کے پی شرما اولی سے ملاقات کی

وزیر خارجہ نے جنوری میں نیپال کا دورہ کیا اور اس وقت کے نیپالی وزیر خارجہ نارائن پرکاش ساؤد سے ملاقات کی، اور اس ملاقات کے دوران باہمی تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا .بعد ازاں، اگست میں نیپال کی نئی وزیر خارجہ ڈاکٹر آرزو رانا دیوبا نے بھارت کا سرکاری دورہ کیا، اس دورے کے دوران انہوں نے وزیر اعظم سے ملاقات کی.
سال کے دوران، باہمی رابطے مختلف قیادت کی سطح پر ملاقاتوں اور اقدامات کے ذریعے جاری رہے، جن کا مقصد اقتصادی، ترقیاتی، ثقافتی اور عوامی سطح پر تعلقات کو مزید گہرا کرنا تھا.
فروری میں وزیر اعظم نے سری لنکا کے اُس وقت کے صدر رانیل وکرما سنگھے کے ساتھ مل کر سری لنکا میں UPI کا مشترکہ طور پر افتتاح کیا .بعد ازاں، صدر وکرما سنگھے نے 9-10 جون کو وزیر اعظم کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کے لیے بھارت کا دورہ کیا، اور بعد میں اگست میں وائس آف گلوبل ساؤتھ سمٹ کے 3رے ایڈیشن میں بھی حصہ لیا.

جون میں وززیر خارجہ نے سری لنکا کا دورہ کیا اور اس وقت کے اپنے ہم منصب وزیر خارجہ ایمیو ایم علی صابری کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی ۔ وزیر خارجہ کے کولمبو دورے کے دوران، 20 جون کو کولمبو میں 6ملین امریکی ڈالر کے بھارتی عطیات سے قائم شدہ سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز کے لیے ایک مرکزی سنٹر، میری ٹائم ریسکیو کوآرڈینیشن سینٹر (MRCC) کا افتتاح بھی عمل میں آیا.
سری لنکا میں نئی حکومت تشکیل ہونے اور سیاسی قیادت کے انتخاب کے بعد، وزیر خارجہ اکتوبر میں سری لنکا کے دورے پر گئے اور نئے صدر انورا کمار دیسانائکے سے ملاقات کرنے والے پہلے غیر ملکی معزز شخصیت بنے .اس دورے کے دوران، وزیر خارجہ نے وزیر خارجہ وجیتھا ہراتھ کے ساتھ تبادلہ خیال کیا 17-15 .دسمبر کو صدر انورا کمار دیسا نائکے بھارت کے سرکاری دورے پر تشریف لائے .صدارتی عہدہ سنبھالنے کے بعد ان کا یہ پہلا غیر ملکی دورہ تھا .صدر دیسا نائکے اور وزیر اعظم نے "مشترکہ مستقبل کے لیے شراکت داری کو فروغ "کے عنوان سے ایک مشترکہ اعلامیہ اختیار کیا۔

سری لنکا کے صدر انورا کمار دیسانائکے نے اپنے پہلے سرکاری دورے پر دسمبر 2024 میں نئی دہلی میں وزیر اعظم سے ملاقات کی اور دونوں رہنماؤں نے "مشترکہ مستقبل کے لیے شراکت داری کو فروغ" کے عنوان سے ایک مشترکہ اعلامیہ اپنایا

پاکستان کے ساتھ معمول کے پڑوسی والے تعلقات کا خواہاں بھارت اس بات پر زور دیتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان موجود مسائل کو دو طرفہ اور پر امن طریقے سے، دہشت گردی، دشمنی اور تشدد سے پاک ماحول میں حل کیے جائیں . اور اس طرح کا سازگار ماحول تیار کرنے کی ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے. یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ بھارت قومی سلامتی سے متعلق معاملات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا اور ملک کی سلامتی اور علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی تمام کوششوں سے نمٹنے کے لیے مضبوط اور فیصلہ کن اقدامات کرے گا.
بھارت قیدیوں اور ماہی گیروں کے تبادلے، اور پاکستان میں زیارتی انتظامات جیسے امور پر مسلسل سرگرم عمل ہے . جنوری مہینہ میں بھارت اور پاکستان نے جوہری تنصیبات اور سہولیات کی فہرست کا تبادلہ کیا جو بھارت اور پاکستان

کے درمیان جوہری تنصیبات اور سہولیات پر حملے کی ممانعت سے متعلق معاہدے کے تحت آتے ہیں .وزیر خارجہ نے اکتوبر میں 23ویں ایس سی او کونسل آف ہیڈز آف گورنمنٹ اجلاس میں شرکت کے لیے پاکستان کا دورہ کیا.
بھارت نے علاقائی روابط اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کی غرض سے بے آف بنگال انیشیٹو برائے کثیر شعبہ جاتی تکنیکی اور اقتصادی تعاون (BIMSTEC) کے مختلف اقدامات میں بھی حصہ لیا. وزیر خارجہ نے جولائی میں نئی دہلی میں منعقدہ 2رے BIMSTEC وزرائے خارجہ اجلاس کی میزبانی کی .بعد ازاں اگست میں، بھارت نے نئی دہلی میں منعقدہ 1ویں BIMSTEC بزنس سربراہی اجلاس کی میزبانی کی، جس میں بے آف بنگال خطے کے 300 سے زائد فریقوں نے شرکت کی.

وزیر اعظم نے جون میں بہار کے راجگیر کے قریب نالندہ یونیورسٹی کے نئے کیمپس کا افتتاح کیا .یہ وزیر اعظم کے تیسرے دورِ حکومت کے 100 دنوں کے اندر افتتاح کیا جانے والا پہلا اہم پروجیکٹ تھا .اس یونیورسٹی کا مقصد نالندہ کی قدیم شان و شوکت والے بین الاقوامی ادارے کے طور پر زندہ کرنا ہے، جس میں علمی، فلسفیانہ، تاریخی اور روحانی شعبوں کی اعلی معیاری تعلیم فراہم کی جائے گی .بھارت کے ساتھ اس کوشش میں آسٹریلیا، بنگلہ دیش، بھوٹان، برونائی دارالسلام، کمبوڈیا، چین، انڈونیشیا، لاؤس، ماریشس، میانمار، نیوزی لینڈ، پرتگال، سنگاپور، جنوبی کوریا، سری لنکا، تھائی لینڈ اور ویتنام سمیت 17 شراکت دار ممالک شامل ہیں. ان ممالک کے سفراء نے بھی کیمپس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے نالندہ کا دورہ کیا.
پورے سال کے دوران، بھارت نے بحر ہند خطے میں واقع ممالک مثلاً، کوموروس، مڈگاسکر، ماریشس اور سیشلز کے ساتھ اعلیٰ سطحی سفارتی، اقتصادی اور ثقافتی روابط قائم کرتے ہوئے تعلقات کو مزید مستحکم کیا .بھارت نے کوموروس کے صدر اظالی اسومانی اور سیشلز کے نائب صدر احمد عفیف سمیت اس خطے کے رہنماؤں کی میزبانی کرتے ہوئے اپنے SAGAR وژن کو مزید مضبوط کیا. ان ملاقاتوں کا محور باہمی تعلقات کو فروغ دینا اور علاقائی تعاون کو فروغ دینا رہا ہے.
وزیر اعظم اور اُس وقت کے ماریشس کے وزیر اعظم پروند جگناتھ نے ورچوئل طور پر اگالیگا جزیرے پر تعمیر کردہ ایک نئی ہوائی پٹی اور جیٹی کا افتتاح کیا، ساتھ ہی بھارتی حکومت کے مالی امداد سے مکمل کردہ چھ کمیونٹی ترقیاتی منصوبوں کا بھی افتتاح کیا گیا .وزیر اعظم نے ورلڈ گورنمنٹس سربراہی اجلاس کے دوران مڈگاسکر کے صدر اینڈری راجولینا سے ملاقات کی .دفاعی تعاون کے تحت 'ملن 2024 'جیسے مشترکہ مشقیں اور "میرٹائم ہیڈز فار ایکٹیو سیکیورٹی اینڈ گروتھ فار آل اِن دی ریجن (MAHASAGAR) "اجلاس منعقد کیے گئے.
MAHASAGARکے تیسرا ایڈیشن کا اعلیٰ سطحی اجلاس ورچول طور پر نومبر میں بھارتی بحریہ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا، اس اجلاس کے دوران بھارتی بحری فوج کے سربراہ نے بحر ہند کے ساحلی ممالک جیسے بنگلہ دیش، کوموروس، کینیا، مڈگاسکر، مالدیپ، ماریشس، موزمبیق، سیشلز، سری لنکا اور تنزانیہ کی بحریہ/سمندری ایجنسیوں کے سربراہان اور اعلیٰ قیادت کے ساتھ تبادلہ خیال کیا .اس مباحثہ کا موضوع تھا 'IORمیں مشترکہ سمندری سلامتی کے چیلنجز میں کمی لانے کے لیے تربیتی تعاون'، جس میں بحر ہند کے خطے میں مشترکہ سمندری مسائل کے حل کے لیے صلاحیت سازی میں تعاون کی موجودہ اور ضروری اہمیت اجاگر کی گئی.
متعدد ملکی مشق 'ملن 'کا 12 واں ایڈیشن فروری میں شروع کیا گیا .یہ اب تک کا سب سے ایڈیشن تھا جس میں بھارتی بحری جہازوں اور 16 غیر ملکی جنگی جہازوں کے ساتھ دیگر ممالک کی وفود نے بھی حصہ لیا .یہ مشق ہم خیال ممالک کو ایک ساتھ لے کر آئی تاکہ وہ مشترکہ تربیت اور آپریشن انجام دیں اور خطے میں ہم آہنگی قائم کریں جو مشترکہ مقصد یعنی سمندری سلامتی، امن اور خوشحالی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے.

اس سال بھارت کے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک اور انڈو پیسفک ممالک کے ساتھ مشرق کی طرف حکمت عملی کے مجموعی فریم ورک کے تحت مختلف سطحوں پر تعلقات قائم کرنے اور اس میں گہرائی پیدا کرنے کا عمل جاری رہا. ملیشیائی وزیر اعظم انور ابراہیم نے اگست میں بھارت کا سرکاری دورہ کیا اور وزیر اعظم کے ساتھ بات چیت انتہائی خوشگوار رہی .اس دورے کے دوران، بھارت-ملیشیا دو طرفہ تعلقات کو 2015 میں قائم کیے گئے بہتر اسٹریٹجک شراکت داری سے بڑھا کر جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک پہنچا دیا.

وزیر اعظم نے اگست 2024 کو نئی دہلی میں ملیشیا کے وزیر اعظم داتو سیری انور بن ابراہیم سے ملاقات کی

وزیر اعظم نے 03-04 ستمبر کو دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 40ویں سالگرہ کے موقع پر برونائی کا تاریخی دورہ کیا، جو کسی بھارتی وزیر اعظم کا پہلا دو طرفہ سرکاری دورہ تھا .آسیان-بھارت سربراہی اجلاس کے 21ویں اور ایسٹ ایشیا سربراہی اجلاس کے 19ویں ایڈیشن میں شرکت کے لیے وزیر اعظم نے 10-11 اکتوبر کو وینٹیان، لاؤس کا دورہ کیا .اس دورے کے دوران وزیر اعظم نے لاو پی ڈی آر کے وزیر اعظم سونیکسے سیفنڈون کے ساتھ باہمی طور پر ایک میٹنگ کی.

اکتوبر 2024 میں وینٹیان میں منعقدہ21ویں آسیان-بھارت چوٹی اجلاس کے دوران وزیر اعظم آسیان رہنماؤں کے ساتھ

وزیر اعظم نے مورخہ 04-05 ستمبر کو سنگاپور کا دورہ کیا .یہ وزیر اعظم کا سنگاپور کا 5واں دورہ تھا. اس دورے کے دوران بھارت-سنگاپور تعلقات کو جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے درجے پر فائز کیا گیا اور سیمی کنڈکٹر، ماحولیاتی نظام، ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، صحت کی دیکھ بھال اور مہارت کی ترقی کے شعبوں میں باہمی تعاون کے لیے چار مفاہمتی یادداشتوں کا تبادلہ کیا گیا.

جولائی میں، وزیر خارجہ نے وینٹیان میں منعقدہ آسیان-بھارت وزرائے خارجہ اجلاس اور بعد ازاں وزارتی کانفرنس میں شرکت کی .اس سال وزیر خارجہ نے برونائی (جولائی)، کمبوڈیا (جولائی)، انڈونیشیا (اکتوبر اور نومبر)، ملیشیا (مارچ، جولائی، اور اکتوبر)، فلپائن (مارچ)، سنگاپور (اگست)، اور تھائی لینڈ (نومبر) میں اپنے ہم منصبوں سے ملاقاتیں کیں اور تبادلۂ خیال کیا .وزیر دفاع نے باہمی تعاون کو فروغ دینے اور علاقائی امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے 20-22 نومبر کو وینٹیان کا دورہ کیا اور آسیان ڈیفنس منسٹرز میٹنگ-پلس (ADMM Plus) کے 11ویں اجلاس میں شرکت کی.

گورنر جنرل ڈیم کنڈی کیرو نے گورنر ہاؤس میں محترمہ صدر جمہوریہ کا روایتی ماؤری "ہَوھری "تقریب کے ساتھ گرمجوشی سے استقبال کیا

بھارت-آسٹریلیا باہمی تعلقات میں اعلیٰ سطحی ملاقاتوں ہوئیں اور مختلف شعبوں میں تعاون مزید مستحکم ہوا . جی20سربراہی اجلاس کے موقع پر نومبر میں ریو ڈی جنیرو میں 2رے بھارت-آسٹریلیا سالانہ سربراہی اجلاس کا انعقاد ہوا .دو طرفہ سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم اور آسٹریلیائی وزیر اعظم انتھونی البانیز نے بھارت-آسٹریلیا قابل تجدید توانائی شراکت داری کے آغاز کا خیرمقدم کیا .نومبر میں کینبرا میں منعقدہ 15ویں بھارت-آسٹریلیا وزراء خارجہ کے فریم ورک ڈائیلاگ کے تحت، وزیر خارجہ اور وزیر خارجہ پینی وونگ نے باہمی تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا. وزیر خارجہ نے فروری میں پرتھ میں منعقدہ انڈین اوشن کانفرنس میں بھی شرکت کی .وزیر خارجہ نے نومبر میں اپنے دورے کے دوران، کوئنس لینڈ کی گورنر جینیٹ ینگ کے ساتھ مل کر برسبین میں نئے بھارتی قونصل خانہ کا افتتاح کیا .اکتوبر میں منعقدہ چوتھے2+2 خارجہ اور دفاعی سکریٹریز کے مشاورتی اجلاس کے ساتھ دفاعی تعاون میں مضبوط پیش رفت کا مشاہدہ کیا.

بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان باہمی تعلقات میں اعلیٰ سطحی تبادلے دیکھے گئے .محترمہ صدر جمہوریہ نے اگست میں نیوزی لینڈ کا سرکاری دورہ کیا .اپنے اس دورے کے دوران، دو طرفہ کسٹمز تعاون کا معاہدہ طے کیا، اور نیوزی لینڈ نے جولائی میں اپنے ایوان کی منظوری کے بعد انٹرنیشنل سولر الائنس (ISA) میں شمولیت اختیار کی .اکتوبر میں وزیر اعظم نے وینٹیئن میں آسیان انڈیا سمٹ کے موقع پر نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن سے ملاقات کی . بعد میں نومبر میں، وزیر خارجہ نے کینبرا میں 'رائسینا ڈاؤن انڈر 'کے موقع پر نیوزی لینڈ کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ جناب ونسٹن پیٹرز سے ملاقات کی.

بھارت نے اپنی "ایکٹ ایسٹ پالیسی "کے تحت پیسیفک آئی لینڈ ممالک (PICs) کے ساتھ مضبوط اور ہمہ جہت شراکت داریاں قائم کی ہیں، جس میں ترقیاتی تعاون، ماحولیاتی اقدامات، صحت کے منصوبے اور ثقافتی رابطوں پر توجہ مرکوز کی .جنوب-جنوب تعاون کے تحت، بھارت فجی، پاپوا نیو گنی، نارو، سلیمان جزائر، ٹونگا، توالو، کیری باتی، پلاؤ، وانوآتو، اور جمہوریہ دی مارشل آئی لینڈز سمیت تمام 14 پی آئی سی ممالک کو سالانہ عطیات فراہم کرتا ہے، یہ امداد مختلف ترقیاتی منصوبوں، مثلاً، شمسی توانائی سے بجلی کی فراہمی، پانی آبی اسٹوریج نظام، آفات سے بچاؤ میں امداد، اور صحت کے نظام کی بہتری سے متعلق مدد شامل ہے .فجی نومبر مہینہ میں گلوبل بائیوفیولز الائنس میں بطور 28واں رکن شامل ہوا .فجی کے نائب وزیر اعظم مانوآ کمیکامیکا نے نومبر میں دہلی میں منعقدہ انٹرنیشنل کوآپریٹو الائنس (ICA)کی جنرل اسمبلی اور عالمی کانفرنس میں شرکت کی، جس کا افتتاح وزیر اعظم نے کیا .آئی سی اے (ICA) گلوبل کوآپریٹو کانفرنس اور آئی سی اے جنرل اسمبلی کا انعقاد تنظیم کی130 سالہ تاریخ میں بھارت میں پہلی بار ہوا، یاد رہے کہ آئی سی اے عالمی کوآپریٹو تحریک کا سب سے اہم اور بڑا ادارہ ہے.

اس کے علاوہ، وزیر مملکت (وزیر اعظم) نے اگست میں سلطنت ٹونگا کا دورہ کیا اور 53ویں پیسیفک آئلینڈز فورم (PIF)لیڈرز اجلاس میں شریک ہوئے اور ہر 14 پی آئی سی کی مخصوص ضروریات کے مطابق 50,000 امریکی ڈالر کی مالیت کا کوئیک امپیکٹ پروجیکٹ (QIP) کے لیے بھارتی امداد کا اعلان کیا. یہ بھارت کی طرف سے پی آئی ایف (PIF)اجلاس میں وزارتی سطح پر پہلی شرکت تھی. بھارت نے پاپوا نیو گنی کو لینڈ سلائیڈ سے نمٹنے کے لیے1 ملین امریکی ڈالر اور زلزلے کے بعد وانوآتو کو 500,000 امریکی ڈالر کی نمایاں انسانی امداد بھی فراہم کی. ماحولیاتی تبدیلی کے پیش نظر سولرائزیشن پروجیکٹس اور آئی ایس اے (ISA) کے تحت سولومن جزائر اور ٹونگا میں وسیع تر اقدامات نافذ کیے گئے .پی آئی ایف ممبر ممالک کے ساتھ صحت کے تعاون میں ادویات اور آلات کی فراہمی، سولومن جزائر اور نارو کی جانب سے انڈین فارماکوپیا کو تسلیم کرنا، اور سال کے دوران نارو میں پہلا جان اوشدی مرکز کا قیام شامل ہے.

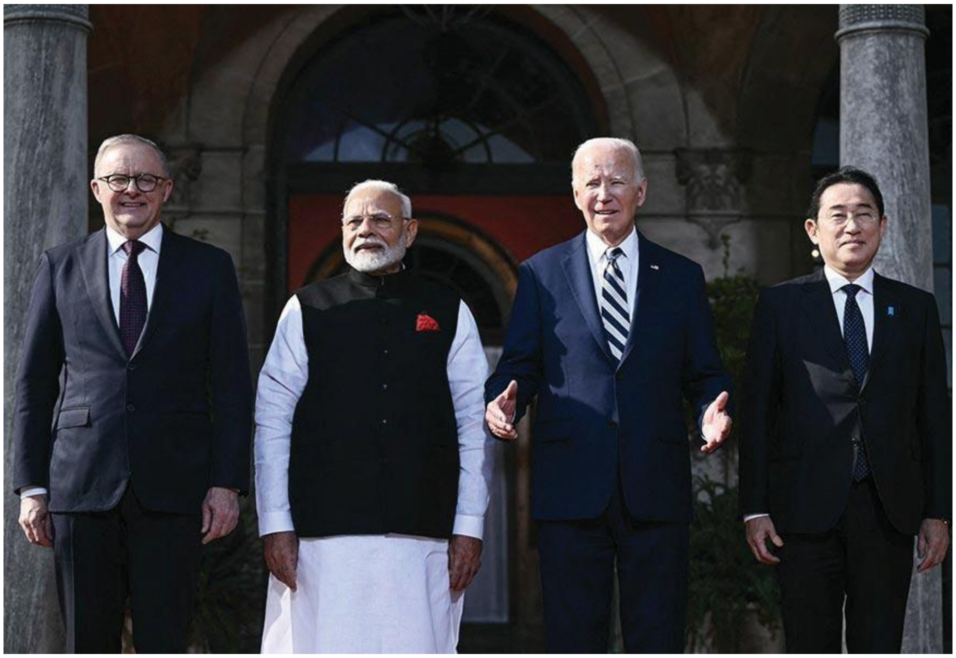

وزیر اعظم نے ستمبر 2024 میں ولمنگٹن میں منعقدہ 6واں کواڈ لیڈرز سربراہی اجلاس میں شرکت کی، جس کی میزبانی اُس وقت کے امریکی صدر جو بائیڈن نے کی تھی، اور اس میں اُس وقت کے جاپانی وزیر اعظم فومیو کیشیدا اور آسٹریلیائی وزیر اعظم انتھونی البانیز بھی شریک ہوئے تھے

بھارت کا انڈو-پیسیفک خطے کے لیے نقطہ نظر ایک ایسے خطے کے حق میں ہے جو آزاد، کھلا، شمولیتی، اور بین الاقوامی قوانین کے تحت حکمرانی کے عین موافق ہو .اس سال ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور SAGARنظریے کے تحت انڈو-پیسیفک خطوں کے لیے بھارتی نقطہ نظر کی ایک دہائی مکمل ہوگئی .وزیر اعظم نے وِلمنگٹن، امریکا میں کواڈ لیڈران کے سربراہی اجلاس میں شرکت کی 21ستمبر 2024 کو وزیر اعظم نے آسٹریلیا، جاپان اور امریکا کے اپنے ہم منصبوں کے ساتھ شرکت کی .کواڈ کے لیڈران نے صحت، سلامتی، ٹیکنالوجی، موسمیاتی تبدیلی اور بنیادی ڈھانچے کے محور پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے گروپ کے کردار کو ایک مثبت عالمی قوت کے طور پر نمایاں کیا .اس اجلاس کے اہم نتائج میں سروائیکل کینسر سے نمٹنے کے لیے کواڈ کینسر مون شاٹ منصوبہ اور وبائی امراض کے لیے بہتر تیاری شامل تھیں۔ کواڈ کے تحت بحری سلامتی کی کاوشوں میں انڈو-پیسیفک شراکت داری برائے بحری علاقے کی نگرانی اور ایک نئے تربیتی اقدام کے تحت پیش رفت ہوئی۔ ڈھانچہ گت منصوبے جیسے کواڈ پورٹس آف دی فیوچر پارٹنرشپ اور زیر سمندر کیبل کی تجدید کاری نے اتصالیت اور لچک کی اہمیت پر زور دیا ہے .ٹیکنالوجی کے میدان میں، کواڈ کے رہنماؤں نے مصنوعی ذہانت، بائیوٹیکنالوجی، اور سیمی کنڈکٹرز کے تعلق سے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔

بھارت اور امریکا کے درمیان انسانی کاوشوں والے تقریباً تمام شعبوں پر محیط جامع عالمی اسٹریٹجک شراکت داری موجود ہے، جس کی بنیاد مشترکہ جمہوری اقدار، مختلف مسائل پر مفادات کے امتزاج، اور متحرک عوامی روابط ہیں۔ رہنماؤں کے درمیان باقاعدہ بات چیت، توسیع ہوتے باہمی تعلقات کا ایک اہم جزو ہے .بھارت اور امریکا نے 2+2 وزارتی دو طرفہ مذکرات کے ذریعے مضبوط تعاون نیز کثیر الفریقی فریم ورکس کے تحت برقرار رکھا ہے، جن میںG20 ، I2U2اور کواڈ و دیگر شامل ہیں۔ ان تبادلوں کے نتائج دونوں ممالک کے درمیان کثیر الجہتی باہمی تعلقات مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے رہے ہیں۔

ستمبر مہینہ میں وِلمنگٹن میں کواڈ لیڈرز سربراہی اجلاس کے موقع پر امریکی صدر کے ساتھ دو طرفہ ملاقات کے دوران، بھارت اور امریکا نے چار کلیدی دستاویزات کو منظوری دی .ان میں ان کی شراکت داری پر مبنی مشترکہ فیکٹ شیٹ، محفوظ اور غیر خطر گلوبل کلین انرجی سپلائی چینز کی تعمیر کے لیے امریکا- بھارت پہل کا ایک لائحہ عمل، اور انڈو پیسیفک اکنامک فریم ورک (آئی پی ای ایف) کے ستون III اور IV کی توثیقی آلات شامل تھے.

باہمی، علاقائی اور عالمی دلچسپی والے امور پر تبادلہ خیال کی غرض سے جون میں اُس وقت کے امریکی قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) جیک سلیون نے نئی دہلی میں وزیر اعظم سے ملاقات کی .اس دورے کے دوران وزیر خارجہ نے این ایس اے سلیون کے ساتھ بات چیت کی .این ایس اے سلیون کے ساتھ ایک اعلیٰ امریکی حکام پر مشتمل وفد بھی تھا، جس میں اُس وقت کے امریکی ڈپٹی سکریٹری آف اسٹیٹ کرٹ کیمبل، نیشنل سائنس فاؤنڈیشن (NSF) کے ڈائریکٹر، امریکی نیشنل سیکیورٹی کونسل، محکمہ توانائی، نیشنل ایرو ناٹکس اینڈ اسپیس ایڈمنسٹریشن(NASA) ، NSF، اور یو ایس ایجنسی برائے انٹرنیشنل ڈولپمنٹ (USAID) کے سینئر نمائندے شامل تھے .دونوں قومی سلامتی مشیران نے پہلی بھارت-امریکا انیشی ایٹو برائے کریٹیکل اینڈ ایمرجنگ ٹیکنالوجی (iCET) کی سالانہ جائزہ ملاقات کی صدارت کی .دونوں فریقوں نے باہمی تعاون کے لیے آگے کا راستہ اور زیر التواء امور کے حل پر تبادلہ خیال کیا .خلائی شعبے میں باہمی تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے لیے انسانی خلائی پرواز کے شعبے میں باہمی تعاون کی غرض سے ایک اسٹریٹجک فریم ورک بھی طے کیا گیا .اس ملاقات کے بعد ایک مشترکہ فیکٹ شیٹ بھی جاری کیا گیا .بھارت اور امریکا نے ستمبر میں دو طرفہ 2+2 انٹر سیشنل میٹنگ بھی منعقد کی.
اس کے علاوہ، ہاؤس خارجہ امور کمیٹی کے چیئرمین ریپبلیکن مائکل میکویل کی سربراہی میں امریکی کانگریس کے ایک دو جماعتی وفد نے جون میں بھارت کا دورہ کیا اور وزیر اعظم سے ملاقات کی .اس وفد نے خارجہ سکریٹری اور نائب قومی سلامتی کے مشیر ساتھ علیحدہ ملاقاتیں بھی کیں. وفد نے دھرم شالہ کا دورہ کیا اور 14ویں دلائی لامہ سے ملاقات کی.

بھارت نے متعدد اہم کثیرالطرفہ اور کثیرالاجتماعی اجلاسوں میں بھی شرکت کی .اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس میں، وزیر خارجہ نے معاصر عالمی مسائل پر بھارت کا موقف رکھا اورG4 ، G20 IBSA، BRICS، BIMSTEC، بھارت-کیریبین کمیونٹی(CARICOM) ، اور بھارت-لاطینی امریکا اور کیریبیائی ریاستوں کی کمیونٹی (CELAC) سمیت متعدد وزارتی اجلاس میں شرکت کی .وزیر خارجہ نے عالمی حکمرانی میں اصلاح کے لیے "کال ٹو ایکشن "کی تائید کی اور بائیوڈائیورسٹی بیانڈ نیشنل جورسڈکشن (BBNJ) معاہدے پر دستخط کیے .اس کے علاوہ، وزیر خارجہ نے منشیات کے خطرات، ترقیاتی ماڈلز، اور بھارت کے عالمی کردار پر مذاکروں میں حصہ لیا، جن میں ایشیا سوسائٹی اور آبزروور ریسرچ فاؤنڈیشن (ORF) جیسے تھنک ٹینکس کے زیر اہتمام خارجہ پالیسی کے رابطہ اجلاس سے متعلق سیمنارز بھی شامل تھے.

بھارت اور امریکا کے درمیان دفاعی شعبے میں باہمی تعاون میں اس سال مزید استحکام آیا ہے .وزیر اعظم اور اُس وقت امریکی صدر جوزف آر بائیڈن نے ستمبر مہینہ میں وزیر اعظم کے وِلمنگٹن دورے کے دوران لاک ہیڈ مارٹن اور ٹاٹا ایڈوانسڈ سسٹمز لمیٹڈ کے درمیان C-130J سوپر ہرکیولس طیارے پر اشتراکی معاہدے کی ستائش کی .دونوں رہنماوؤں نے ستمبر میں سلیکن ویلی سربراہی اجلاس کے دوران دستخط شدہ مفاہمتی یادداشت کے ذریعے وزارت دفاع کے انوویشنز فار ڈیفنس ایکسیلنس (iDEX) اور امریکی محکمہ دفاع (DoD) کے ڈیفنس انوویشن یونٹ (DIU) کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کو خوش آئند قرار دیا.

جنوری میں بھارتی بحریہ نے امریکی بحریہ کی جانب سے گوام میں منعقدہ 4واں اینٹی-سبمرین وارفیئر ٹریننگ ایمفیبئس مشق HADR اس سال بھارت-امریکا دو طرفہ ٹرائی سروس .میں حصہ لیا "ایکسسرسائز سی ڈریگن 24" اور ایکسرسائز ٹائیگر ٹرائمف 24 (وشاکھا پٹنم، مارچ) سمیت بھارت اور امریکا نے کئی اہم دو طرفہ دفاعی مشقوں میں حصہ لیا، جس میں بھارتی بحریہ، بری فوج، اور فضائیہ کے ساتھ ساتھ امریکی بحریہ، میرین کور اور فوج شریک ہوئی۔ اس کے علاوہ، اپریل میں دونوں ممالک کے سینئر فوجی حکام نے ہوائی میں امریکی آرمی پیسیفک کے کے 7ویں اجلاس کے لیے ملاقات کی۔ ابھرتے (ESG) صدر دفتر میں بھارت-امریکا آرمی ایگزیکٹو اسٹیئرنگ گروپ ہوئے خطرات، تنازعوں کے حل کی حکمت عملی، اور جدید دفاعی چیلنجز سے نمٹنا ان کی بات چیت کا محور تھا.

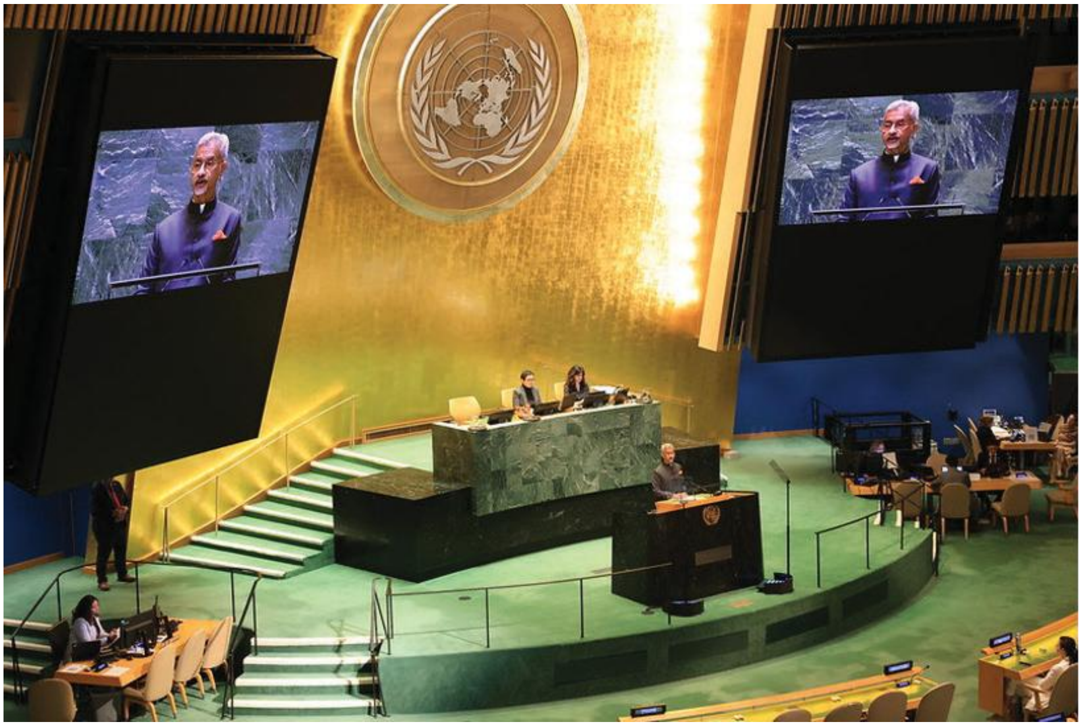

وزیر خارجہ نیویارک میں ماہِ ستمبر 2024 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس میں بھارت کی طرف سے خطاب کرتے ہوئے

بھارت-کینیڈا تعلقات روایتی طور پر مضبوط عوامی روابط اور پُراثر اقتصادی تعلقات پر مبنی ہیں .وزیر اعظم نے مورخہ 14 جون کو اپولیا، اٹلی میں G7 سربراہی اجلاس کے دوران مختصراً اُس وقت کے کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو سے ملاقات کی .باہمی سمجھ بوجھ، ایک دوسرے کے مسائل کا احترام، اور ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کا مکمل احترام ہمارے دو طرفہ تعلقات کی بنیادی شرطوں میں سے ہیں .
اس حوالے سے، بھارت نے کناڈایائی حکومت پر بارہا زور دیا ہے کہ وہ اپنی سرزمین سے کام کرنے والے تمام بھارت مخالف عناصر کے خلاف فوری اور موثر اقدامات کرے.
اس سال بھارت-روس تعلقات مزید مستحکم ہوا ہے .وزیر اعظم نے جولائی میں 22ویں سالانہ سربراہی اجلاس کے لیے ماسکو کا دورہ کیا اور اکتوبر میں 16ویں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے کازان تشریف لے گئے .روس کے ساتھ دو طرفہ تجارت 2023-24 میں اپنے عروج پر پہنچ گئی، جو 65.7ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں روس بھارت کا 4واں سب سے بڑا تجارتی شراکت دار بن گیا .
بھارت-روس بین الحکومتی کمیشن برائے تجارتی، اقتصادی، سائنسی، تکنیکی اور ثقافتی تعاون (IRIGC-TEC) کے25ویں اجلاس کا انعقاد نومبر میں نئی دہلی میں ہوا، جس کی مشترکہ صدارت وزیر خارجہ اور روسی

فیڈریشن کے نائب وزیر اعظم اول ڈینس مانتوروف نے کی. علیحدہ طور پر، دسمبر میں وزیر دفاع نے روس کا دورہ کیا اور بھارت-روس بین الحکومتی کمیشن برائے ملٹری اینڈ ملٹری-تکنیکی تعاون (IRIGC-M\&MTC) کے 21ویں اجلاس کی مشترکہ صدارت کی. وزیر خارجہ اور ان کے روسی ہم منصب سرگئی لاوروف نے سال کے دوران جولائی میں استانا میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) سربراہی اجلاس کے موقع پر جولائی میں وینٹیان میں آسیان فریم ورک کے تحت وزرائے خارجہ کے اجلاس کے دوران، ستمبر میں ریاض میں خلیج تعاون کونسل کے اجلاس کے موقع پر، اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے موقع پر نیویارک میں ملاقات سمیت کئی دفعہ رو برو ہوئے اور باہمی امور پر تبادلہ خیال کیا. علیحدہ طور پر BRICS کے قومی سلامتی کے مشیروں کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے قومی سلامتی کے مشیر (NSA) نے ستمبر میں سینٹ پیٹرزبرگ کا دورہ کیا .اس دورے کے دوران، قومی سلامتی کے مشیر (NSA) نے صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کی اور اپنے روسی ہم منصب سرگئی شوئیگو کے ساتھ دو طرفہ ملاقات بھی کی.

یورپی ممالک اور یورپی یونین (EU) کے ساتھ بھارت کے تعلقات میں کئی اعلیٰ سطحی رابطوں کی مدد سے مزید بہتری آئی ہے .بھارت اور یورپی یونین نے 2024 میں اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کے 20 سال مکمل ہونے کا جشن منایا .اس سال اعلیٰ سطحی رابطوں کا مشاہدہ ہوا اور تجارت و سرمایہ کاری، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، جدت، گرین ٹرانزشن، سلامتی، نیز ہجرت اور نقل و حرکت کے شعبوں میں تعاون مزید گہرے ہوئے.

یورپی کونسل کے اُس وقت کے صدر چارلس مشیل نے اکتوبر میں وینٹیان میں منعقدہ ایسٹ ایشیا سربراہی اجلاس کے دوران وزیر اعظم سے ملاقات کی .یورپی کمیشن کی صدر اورسولا وون ڈر لیئن نے ماہِ نومبر میں ریو ڈی جنیرو میں منعقدہ G20 سربراہی اجلاس کے دوران وزیر اعظم سے ملاقات کی.

جمہوریہ فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون بھارت کے 75ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر مہماہ خصوصی کے طور پر بھارت کے سرکاری دورے پر تشریف لائے .اپنی وفد کی سطح کی بات چیت کے دوران دونوں فریقوں نے 2026 کو 'بھارت-فرانس اختراعاتی برس 'کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا .دونوں فریقوں نے دفاع، خلاء، شہری ہوا بازی، سائنس و ٹیکنالوجی، صحت، عوامی انتظامیہ، اور شہری ترقی جیسے اہم شعبوں میں کئی مفاہمتی یادداشتوں اور معاہدوں پر بھی دستخط کیے.

نئی دہلی میں 75ویں یوم جمہوریہ کی تقریبات کے موقع پر جنوری 2024 کو محترمہ صدرِ جمہوریہ ہند، وزیر اعظم اور فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون

وزیر اعظم نے اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی کی دعوت پر G7 سربراہی اجلاس میں رابطہ اجلاس شراکت دار کے طور پر شرکت کی غرض سے اٹلی کا دورہ کیا G7 .سربراہی اجلاس کے دوران، وزیر اعظم نے اٹلی کے وزیر اعظم، وفاقی جمہوریہ جرمنی کے چانسلر، فرانسیسی صدر، اور برطانوی وزیر اعظم سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں.
سفارتی تعلقات کے 75ویں سالگرہ کے جشن کے موقع پر وزیر اعظم نے جولائی میں آسٹریا کا دورہ کیا، جو 41 سالوں میں کسی بھارتی وزیر اعظم کا پہلا دورہ تھا .اس دورے کے دوران بھارت-آسٹریا شراکت داری کو مضبوط بنانے کے موضوع پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا .وزیر اعظم نے صدر الیگزنڈر وان ڈر بیلن سے بھی ملاقات کی اور چانسلر کارل نیہامر کے ساتھ باہمی گفت و شنید کی.
پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک کی دعوت پر دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کے 70ویں سالگرہ کے موقع پر وزیر اعظم نے اگست میں پولینڈ کا دورہ کیا .اس دورے کے دوران، وزیر اعظم نے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک کے ساتھ باہمی گفت و شنید کی اور صدر آنڈریژ ڈوڈا سے ملاقات کی .بھارت-پولینڈ دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری میں ترقی دینے کا اعلان اس دورے کا سب سے اہم ثمرہ تھا.

وزیر اعظم نے اگست 2024 کو وارسوا میں واقع کولہا پور میموریل پر گلہائے عقیدت پیش کیے

وزیر خارجہ نے فروری 2024 میں نئی دہلی میں رائسینا مذاکرہ کے موقع پر نورڈک-بالٹک ایٹ (NB8) کے وزرائے خارجہ کی میزبانی کی

اسپین کے صدر پیڈرو سانچیز نے ماہِ اکتوبر میں بھارت کا دورہ کیا .اس دورے کے دوران ٹاٹا ایڈوانسڈ سسٹمز کے ذریعہ ایئر بس اسپین کے تعاون سے وڈودرا میں تیار کردہ C295 ہوائی جہاز کی فائنل اسمبلی لائن پلانٹ کا وزیر اعظم اور صدر سانچیز نے مشترکہ طور پر افتتاح کیا.

ستمبر مہینہ میں نیویارک میں منعقدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے موقع پر، وزیر خارجہ نے بیلجئم کے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور بیلجئم، فرانس، نیدرلینڈز، برطانیہ اور اسپین کے اپنے ہم منصبوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں.

اہم پیش رفت کے طور پر، بھارت اور یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن(EFTA) ، جس میں سوئٹزرلینڈ، آئس لینڈ، ناروے، اور لیختن شٹائن شامل ہیں، نے مارچ میں ایک تجارتی اور اقتصادی شراکت داری معاہدہ (TEPA) پر دستخط کیے .اس معاہدہ پر بھارت کے وزیر تجارت و صنعت (CIM) نے سوئٹزرلینڈ کے وفاقی کونسلر گائے پارمیلن، آئس لینڈ کے وزیر خارجہ بجرنی بینیڈکٹسن، لیختن شٹائن کی وزیر خارجہ ڈومینیک ہیسلر، اور ناروے کے وزیر تجارت و صنعت یان کرسچین ویسترے کے ساتھ دستخط کیا TEPA .میں اگلے 15 سالوں کے دوران بھارت میں 2039 کی جانب سے 100 ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری اور 1 ملین براہِ راست روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا پابند عہد شامل ہے.

ستمبر میں، وزیر خارجہ نے جرمنی کا دورہ کیا اور چانسلر اولاف شولز سے ملاقات کی .انہوں نے علیحدہ طور پر وزیر خارجہ انالینا بیربوک، وزیر دفاع بورس پسٹوریس، چانسلر کے مشیر برائے خارجہ و سلامتی امور ینس پلوٹنر، اور پارلیمنٹ (بُنڈسٹاگ) کے ارکان سے ملاقات کی اور دو طرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر دقیق گفتگو کی. اسی مہینے میں، وزیر خارجہ نے سوئٹزرلینڈ کا دورہ کیا اور وزیر خارجہ اگنازیو کیسس سے دو طرفہ ملاقات کی، جس میں بھارت-EFTAآزاد تجارتی معاہدے کے ذریعے تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے امکانات پر غور کیا.

نومبر میں G7 وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے وزیر خارجہ نے اٹلی کا دورہ کیا. اس اجلاس کے موقع پر وزیر خارجہ نے الگ سے اٹلی کے وزیر خارجہ اور فرانس و برطانیہ کے اپنے ہم منصبوں سے ملاقات کی.

البانیہ، بوسنیا و ہرزگووینا، چیکیا، ڈنمارک، ایسٹونیا، فن لینڈ، یونان، ہنگری، لٹویا، لیختنشٹائن، لیتھوانیا، رومانیہ، سلواک جمہوریہ اور سویڈن کے وزرائے خارجہ نے فروری میں نئی دہلی میں رائسینا ڈائیلاگ کے 9ویں ایڈیشن میں شرکت کی .وزیر خارجہ نے رائسینا ڈائیلاگ کے موقع پر نارتھک-بالٹک ایٹ (NB8) کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کی میزبانی کی .اس اجلاس میں صاف اور گرین ٹیکنالوجیز کو فروغ دینے، ڈیجیٹل اور سائبر تعاون کو مضبوط بنانے، اعلیٰ معیاری مہارتوں کی ترقی اور مستحکم عالمی سپلائی چینز کو بہتر بنانے پر مرکوز کی گئی.

اس سال بھارت اور جاپان کی خصوصی تزویراتی اور عالمی شراکت داری کے 10سال مکمل کر لئے .بھارت اور جاپان نے اس سال اعلیٰ سطحی دورے، ٹیکنالوجی، ڈھانچہ گت اور تجارت سمیت مختلف شعبوں میں مشترکہ اقدامات، نیز اقوام متحدہ، جی20 اور کواڈ میں باہمی تعاون کے ذریعے اپنے تعلقات کو مزید وسیع کیا ہے. اس سال وزیر اعظم نے جاپان کے اُس وقت کے وزیر اعظم فومیو کشیدا سے دو بار ملاقات کی: یہ ملاقاتیں جون میں اٹلی میں منعقدہ جی7 سربراہی اجلاس کے موقع پر اور ستمبر میں وِلمِنگٹن میں کواڈ سربراہی اجلاس کے دوران ہوئیں. ان ملاقاتوں کے دوران، دونوں رہنماؤں نے کثیر الجہتی تعلقات کا جائزہ لیا اور باہمی تعاون کو مزید وسیع کرنے کے لیے خیالات کا تبادلہ کیا .اکتوبر میں، وزیر اعظم نے لاؤس میں بھارت-آسیان سربراہی اجلاس کے موقع پر جاپان کے نو منتخب وزیر اعظم شیگیرو ایشیبا سے ملاقات کی، جہاں دونوں رہنماؤں نے تجارت، سرمایہ کاری، دفاع، سیمی کنڈکٹرز اور ثقافتی تبادلوں میں باہمی تعاون کو مزید وسیع کرنے کے عزم کا اعادہ کیا.

اگست میں، جاپان کے وزیر خارجہ اور وزیر دفاع نے تیسری 2+2 وزارتی میٹنگ میں شرکت کی غرض سے بھارت کا دورہ، جس کی مشترکہ صدارت وزیر دفاع اور وزیر خارجہ نے کی .وزیر خارجہ نے نومبر مہینہ میں اٹلی میں جی7 کے وزرائے خارجہ کی رابطہ نشست کے موقع پر جاپان کے وزیر خارجہ تاکیشی ایوایا سے ملاقات بھی کی.

جون 2020 سے بھارت اور چین نے ورکنگ میکنزم برائے مشاورت اور ہم آہنگی (WMCC) کی 18 اجلاس اور سینئر فوجی کمانڈرز کی سطح پر 21 دور کی میٹنگز منعقد کی ہیں. اکتوبر میں، سفارتی اور فوجی سطح پر مذاکرات اور بات چیت کے بعد، لائن آف ایکچول کنٹرول (LAC) کے کچھ علاقوں میں گشت کے انتظامات پر ایک معاہدہ طے پا گیا، جس کے نتیجے میں ان علاقوں میں 2020 میں جو مسائل پیدا ہوئے تھے ان کا تصفیہ اور دست کشی ممکن ہو پائی .بعد ازاں، وزیر اعظم نے اکتوبر میں روس کے شہر کازان میں منعقدہ 16ویں بریکس سربراہی اجلاس کے موقع پر صدر ژی جن پنگ سے ملاقات کی .یہ تقریبا پانچ سال میں وفد کی سطح پر ان کی پہلی دو طرفہ میٹنگ تھی .اس سال، وزیر خارجہ نے تین مواقع پر وزیر خارجہ وانگ یی سے ملاقات کی: یہ ملاقاتیں جولائی میں استانا میں ایس سی او کونسل آف ہیڈز آف اسٹیٹ اجلاس کے دوران، جولائی میں وینٹیان میں آسیان سے متعلق وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے دوران، اور نومبر میں ریو ڈی جینیرو میں جی20 سربراہی اجلاس کے موقع پر ہوئیں. دونوں ممالک کے خصوصی نمائندے بھی دسمبر میں بیجنگ میں ملاقات کر چکے ہیں.

بھارت اور جمہوریہ کوریا (RoK) کے درمیان خصوصی تزویراتی شراکت داری متعدد اعلیٰ سطحی تبادلوں اور دو طرفہ مکالمتی نظامات کی بدولت مزید وسیع ہوئی ہے .وزیر اعظم اور اُس وقت کے جمہوریہ کوریا کے صدر یون سوک یول کی اکتوبر میں وینٹیان میں ایسٹ ایشیا سربراہی اجلاس اور نومبر میں ریو ڈی جینیرو میں جی-20 سربراہی اجلاس کے موقع پر ملاقات ہوئی .اس کے علاوہ، وزیر خارجہ نے الگ سے مارچ میں سیول کا دورہ کیا اور وزیر خارجہ چو تائی-یول کے ساتھ 10ویں بھارت-جمہوریہ کوریا مشترکہ کمیشن کی میٹنگ کی مشترکہ صدارت کی .دونوں وزراء کی جولائی میں آسیان ریجنل فورم کے موقع پر ملاقات ہوئی اور پھر ستمبر میں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے دوران اور دسمبر میں اٹلی میں جی7 سربراہی اجلاس کے موقع پر دوبارہ ملاقات ہوئی.

بھارت اور جمہوریہ عوامی کوریا (DPRK) کے درمیان تعلقات مستحکم اور معتدل رہے ہیں .بھارت مسلسل مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے کوریائی خطے میں امن اور استحکام قائم کرنے کی کاوشوں کی حمایت کرتا رہا ہے.

بھارت اور منگولیا تہذیبی، تاریخی، ثقافتی اور روحانی روابط کے حامل ہیں .منگولیا، چین اور روس کی سرحد پر ایک زمینی ملک ہونے کی وجہ سے، بھارت کو ایک اہم 'تیسری 'اور 'روحانی پڑوسی 'سمجھتا ہے .ترقیاتی شراکت داری تعلقات کے ایک خاص اہمیت کے حامل شعبے تک باقی برقرار ہے۔

وزیر اعظم نے اکتوبر 2024 میں لاؤس میں بھارت-آسیان سربراہی اجلاس کے موقع پر جاپان کے وزیر اعظم شیگیری ایشیبا سے باہمی ملاقات کی

وزیر اعظم نے اکتوبر 2024 میں چین کے صدر شی جن پینگ سے کازان میں ہوئے 16 برکس سربراہی اجلاس میں ملاقات کی

اعلیٰ سطحی دوروں کے تبادلے، تجارت و سرمایہ کاری میں اضافے، اور توانائی، سلامتی، دفاع، جوہری تعاون، ثقافت، تعلیم، ٹیکنالوجی، صحت اور خوراک کے تحفظ جیسے مختلف شعبوں میں تعلقات کے پھیلاؤ کی بنیاد پر بھارت اور خلیجی ممالک کے مابین تعلقات اس سال مزید مستحکم اور گہرے ہوتے گئے .خلیجی ممالک بھارت کے سرفہرست تجارتی شراکت داروں میں شامل رہے .دو طرفہ تجارت 162 ارب امریکی ڈالر سے تجاوز کرنے کے ساتھ ہی خلیجی تعاون کونسل (GCC) نے 2023-24 میں بھارت کے سرِفہرست علاقائی تجارتی شراکت دار کا مقام حاصل کیا ہے . بھارت میں سرمایہ کاری کی آمد میں بھی مسلسل اضافہ ہوا ہے، اور خطے سے بھارت کی توانائی کی درآمدات بھی نمایاں سطح پر برقرار رہیں ہیں .متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان نے جنوری میں بھارت کا دورہ کیا اور احمد آباد میں منعقدہ وائبرینٹ گجرات سربراہی اجلاس میں مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے .اس دورے کے دوران جدید طبی منصوبوں، قابل تجدید توانائی، اور فوڈ پارکس کی ترقی میں سرمایہ کاری کے تعاون سے متعلق مفاہمت کی یادداشتوں (MoUs) پر دستخط کیے گئے.

(بائیں سے دائیں) وزیر اعظم نے فروری میں متحدہ عرب امارات میں 'اہلاً مودی 'اور دسمبر میں کویت میں 'ھلا مودی 'پروگرام میں بھارتی برادری سے خطاب کرتے ہوئے

وزیر اعظم نے فروری 2024 میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کا دو طرفہ دورہ کیا اور یو اے ای کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان اور دبئی کے حکمران شیخ محمد بن راشد آل مکتوم سے ملاقات اور بات چیت کی .اس دورے کے دوران دو طرفہ سرمایہ کاری کا معاہدہ، انڈیا-مڈل ایسٹ-یورپ اکنامک کوریڈور (IMEEC) پر بین الحکومتی فریم ورک معاہدہ(IGFA) ، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر منصوبوں اور نیشنل میری ٹائم ہیریٹیج کمپلیکس (NMHC) سے متعلق مفاہمتی یادداشتیں اور دیگر معاہدوں پر دستخط کئے گئے۔ وزیر اعظم نے فروری میں ابو ظہبی میں BAPS مندر، جو وہاں پہلا ہندو مندر ہے، کا افتتاح کیا.

نومبر میں، وزیر خارجہ نے سمبائسس انٹرنیشنل یونیورسٹی کے دبئی کیمپس کا افتتاح کیا .متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ عبداللہ بن زاید النہیان نے دسمبر میں اسٹریٹجک ڈائیلاگ چہارم اور 15ویں مشترکہ کمیشن کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے بھارت کا دورہ کیا.

ابھی تک کا پہلا بھارت GCC-مشترکہ وزارتی اجلاس برائے اسٹریٹجک ڈائیلاگ میں شرکت کے لیے وزیر خارجہ نے ستمبر میں ریاض کا دورہ کیا .یہ بھارت اور خلیجی تعاون کونسل (GCC) کے رکن ممالک کے درمیان وزرائے خارجہ سطح کی پہلی ملاقات تھی .جون میں وزیر خارجہ نے دوحہ کا دورہ کیا اور قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبد الرحمن بن جاسم الثانی، جو وزیر خارجہ کے عہدے پر بھی فائز ہیں، کے ساتھ باہمی ملاقات کی .دسمبر مہینہ میں، وزیر خارجہ نے 22ویں دوحہ فورم میں شرکت کی اور ‘دور جدید میں تنازعات کا حل’ کے موضوع پر ایک پینل سے خطاب کیا.

وزیر خارجہ نے اگست میں کویت کا دورہ کیا اور ولی عہد شیخ صباح الخالد الصباح، وزیر اعظم شیخ احمد آل عبداللہ الصباح اور وزیر خارجہ عبد اللہ علی الیحیٰ سے ملاقات کی .کویت کے وزیر خارجہ نے بھی دسمبر میں بھارت کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے وزیر خارجہ سے باہمی گفتو شنید کی اور وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی.

2024میں بھارت نے مغربی ایشیا اور شمالی افریقی ممالک کے ساتھ اپنے دو طرفہ تعلقات کو سفارتی، دفاعی اور انسانیت نواز اقدامات کے ذریعے نمایاں طور پر مستحکم کیا ہے .اہم نمایاں نکات میں محترمہ صدر جمہوریہ ہند کا الجزائر کا تاریخی دورہ شامل ہے، جو کسی بھارتی سربراہِ مملکت کا پہلا دورہ تھا، جہاں انہوں نے بھارت-الجزائر اقتصادی فورم کا افتتاح بھی کیا .اعلیٰ سطحی دورے اور فوجی تعاون معاہدے کے ذریعے الجزائر کے ساتھ دفاعی تعاون

کو مزید تقویت بخشی گئی .دفاعی تعاون سے لے کر اقتصادی تبادلوں اور اسٹریٹجک مذاکرات کے ذریعہ بھارت نے مصر، اسرائیل اور مراقش کے ساتھ بھی اپنے تعلقات مستحکم کیے .بھارت جولائی میں تریپولی میں اس کے سفارت خانے کو دوبارہ کھول دیا.

بھارت نے فلسطین کی طرف بھی انسانی ہمدردی کا ہاتھ بڑھایا اور وہاں کے لوگوں کے لیے اہم طبی ایڈ سمیت انسانی امداد پہنچائیں .بھارت نے سال 2024-25 کے واسطے اقوام متحدہ کے مشرقِ نزد میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے ریلیف اینڈ ورکز ایجنسی (UNRWA) کو اپنی سالانہ امداد کی مد میں 5 ملین امریکی ڈالر کی رقم دی .گزشتہ سالوں میں، بھارت نے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکز ایجنسی (UNRWA) کے بنیادی پروگراموں جیسے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اور راحتی خدمات کے لیے کل 40 ملین امریکی ڈالر کی امداد فراہم کی. اس کے علاوہ سوڈان، شام، اور جنوبی سوڈان میں طبی اور تعلیمی خدمات کی فراہمی جاری رہی .اس سال لیبیا، تیونس اور جبوتی کے ساتھ سفارتی دورے اور تعاون میں اضافہ ہوا، جس میں بھارت نے علاقائی انسانیت نواز کوششوں میں فعال کردار ادا کیا.

اس کے علاوہ، بھارت نے اردن اور صومالیہ کے ساتھ باہمی دفاع اور کاروبار کے شعبوں میں معاونت کو بھی بڑھاوا دیا ہے .اس سال تعلیمی اور ثقافتی تبادلوں کا سلسلہ بھی جاری رہا، جس سے خطے میں بھارت کے تعلقات مزید وسیع کرنے کے عزم کو تقویت ملی.

اس سال بھارت اور ایران کے درمیان دو طرفہ تعاون مثبت رفتار میں جاری رہی. اکتوبر مہینہ میں، وزیر اعظم نے روس کے کازان میں منعقدہ 16ویں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر اسلامی جمہوریہ ایران کے نئے منتخب صدر مسعود پزشکیان سے ملاقات کی .دونوں رہنماؤں نے دو طرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا اور مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت علاقائی ترقیاتی امور پر تبادلہ خیال کیا .جنوری مہینے میں، وزیر خارجہ نے ایران کا دورہ کیا اور اس وقت کے صدر سید ابراہیم رئیسی سے ملاقات کی .اس دورے کے دوران، انہوں نے اس وقت کے وزیر خارجہ حسین امیر عبد اللہیان، وزیر برائے شاہراہ اور شہری ترقی مہرداد بز رپاش، اور سکریٹری برائے اعلیٰ قومی سلامتی کونسل علی اکبر احمدیان سے بھی ملاقات کی. اسی ماہ، وزیر خارجہ نے کمپالا میں منعقدہ NAM سربراہی اجلاس کے موقع پر اس وقت کے پہلے نائب صدر محمد مخبر سے ملاقات کی .اکتوبر میں، وزیر خارجہ نے کازان میں برکس کے رابطہ سیشن کے موقع پر ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ملاقات کی .اس سال اتصالیت منصوبوں میں باہمی تعاون کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے .چابہار بندرگاہ کے شہید بہشتی ٹرمنل کو ساز و سامان فراہم کرنے اور چلانے کے لیے طویل مدتی مین کنٹریکٹ پر مورخہ 13 مئی کو انڈیا پورٹس گلوبل لمیٹڈ اور ایران کے پورٹ اینڈ میری ٹائم آرگنائزیشن کے درمیان دستخط کئے گئے.

روس کی صدارت میں 16واں برکس سربراہی اجلاس اکتوبر میں روس کے شہر کازان میں منعقد ہوا .اس سربراہی اجلاس کا موضوع تھا "انصاف پر مبنی عالمی ترقی اور سلامتی کے لیے کثیرالجہتی نظام کا استحکام". اس کے علاوہ جون میں، روس نے نژنی نووگرود میں برکس کے وزرائے خارجہ کی ایک میٹنگ منعقد کی جس میں 'ترقی پذیر ممالک کے ساتھ برکس ڈائلاگ 'پر وزارتی اجلاس ہوا. اس میٹنگ میں سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان بھی شریک ہوئے .اس سے قبل ستمبر میں وزیر خارجہ نے نیویارک میں اقوام متحدہ کی 79ویں جنرل اسمبلی کے موقع پر منعقدہ برکس کے وزرائے خارجہ اجلاس میں ملک کی نمائندگی کی. اکتوبر میں منعقدہ سربراہی اجلاس کے دوران، وزیر اعظم نے بھارتی وفد کی قیادت کی، جبکہ وزیر خارجہ نے برکس پلس/رابطہ سیشن میں شرکت کی .سربراہی اجلاس کا اختتام 16ویں برکس کازان اعلامیہ کی منظوری، ’برکس شراکت داری ملک کا زمرہ جات‘ کے طریقہ کار کو حتمی شکل دینے، اور ’ممکنہ برکس پارٹنر ممالک کی فہرست‘ کی تکمیل کے ساتھ ہوا.

شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) میں بھارت کی ترجیحات وزیر اعظم کے تصور کردہ ’SECURE‘ وژن پر مبنی ہیں، جس میں SECURE سے مراد سلامتی، اقتصادی ترقی، اتصالیت، اتحاد، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام اور ماحولیاتی تحفظ ہے .بھارت شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے فریم ورک کے تحت مختلف طریقہ کار اور اقدامات میں فعال طور پر شامل رہا ہے، اور اس نے خودمختاری، آزادی، علاقائی سالمیت، برابری، باہمی مفاد اور داخلی امور میں عدم مداخلت کے اصولوں کے باہمی احترام کو دہرایا ہے .جولائی میں استانا میں منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے 24ویں سربراہی اجلاس میں وزیر خارجہ نے بھارت کی نمائندگی کی اور سربراہان مملکت کی کونسل کے توسیعی اجلاس میں وزیر اعظم نے خطبہ دیا.

وزیر اعظم نے کازان میں اکتوبر 2024 کو منعقدہ 16ویں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی

اگست 2024 میں اپنے سرکاری دورۂ کیف کے دوران وزیر اعظم نے یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کو 4 بھیشم کیوبز (BHISHM Cubes) حوالے کیا

اسلام آباد میں ماہِ اکتوبر میں منعقدہ کونسل آف ہیڈز آف گورنمنٹ (CHG) کے اجلاس میں وزیر خارجہ نے بھارت کی نمائندگی کی. استانا اعلامیہ کے علاوہ، شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاس میں کل 23 دستاویزات اپنائے گئے .یہ اعلامیہ، جس میں خطے میں نقل و حمل اور رابطہ کاری کے اقدامات کو خوش آئند قرار دیا گیا ہے، تعاون کی اہمیت کو منصفانہ اور متوازن بنیادوں پر، بین الاقوامی قانون، اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد اور اصولوں، اور شنگھائی تعاون تنظیم کے چارٹر کے مطابق، اجاگر کرتا ہے .مزید برآں، اعلامیہ نے دہشت گردی کی بھی مذمت کی، خاص طور پر دہشت گردی کی مالی اعانت اور سرحد پار تحریک کے مسائل کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور دہشت گردوں کو محفوظ پناہ مہیا کرنے والے ممالک کو الگ تھلگ اور بے نقاب کرنے کی ضرورت پر زور دیا.

بھارت-یوکرین دو طرفہ انہماک کو فروغ دینے کا عمل جاری ہے .اگست مہینے میں، وزیر اعظم نے یوکرین کا تاریخی دورہ کیا، جو کسی بھی بھارتی وزیر اعظم کا پہلا دورہ تھا .وزیر اعظم نے جون میں اٹلی میں G7 سربراہی اجلاس کے دوران اور ستمبر میں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے موقع پر یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی سے ملاقات کی .وزیر خارجہ کی دعوت پر یوکرینی وزیر خارجہ نے مارچ میں نئی دہلی کا سرکاری دورہ کیا.

جمہوریہ بیلاروس کے وزیر خارجہ سرگئی آلینک نے مارچ میں وزیر خارجہ کی دعوت پر بھارت کا دورہ کیا .دو وزراء بھارت-بیلاروس کی ریاست کا جائزہ لیا باہمی تعلقات اور تجارت، معیشت، بیمہ، دفاع، تعلیم، آئی ٹی اور سائنس اور ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں ترقیاتی شراکت داری اور باہمی تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا.
ستمبر میں یریون ڈائیلاگ کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی غرض سے وزیر مملکت (KVS)) نے آرمینیا کا دورہ کیا، جو ٹریک 1.5 مذاکرہ تھا، جس میں وزراء، سفارت کاروں، تھنک ٹینکس اور ماہر تعلیم نے شرکت کی. انہوں نے آرمینیا کے نائب وزیرِ اعظم مہر ہربرٹی گریگوریان سے ملاقات کی اور آرمینیا کے وزیرِ خارجہ ارارٹ میرزویان کے ساتھ باہمی گفت و شنید کی.
اس سال افریقی ممالک کے ساتھ بھارت نے شراکت داری اعلیٰ سطحی سفارتی دوروں، تجارت کے فروغ اور ترقیاتی شراکت داریوں کو نمایاں طور پر فروغ دیا ہے. محترمہ صدر جمہوریہ نے اکتوبر میں ملاوی اور موریطانیہ کے اہم دورے کیے .اس دورے کے دوران، محترمہ صدر جمہوریہ نے افریقی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں، جس سے باہمی اقتصادی تعلقات مضبوط ہوئے.
اگست کے مہینہ میں 19ویں سی آئی آئی انڈیا-افریقہ کانکلیو میں شرکت کی غرض سے برونڈی، زامبیا، لائبیریا، ماریشس اور زمبابوے کے نائب صدور سمیت متعدد افریقی رہنماؤں نے بھارت کا دورہ کیا .اسی مہینے وائس آف گلوبل ساؤتھ سمٹ کے 3ویں ایڈیشن میں الجیریا، انگولا، بینن، باتسوانا، برکینا فاسو، برونڈی، کیپ ورڈ، چاڈ، کوموروس، جمہوریہ کانگو، مصر، استوائی گنی، اریٹریا، ایسواٹنی، ایتھوپیا، گیبون، گیمبیا، گھانا، گنی، گنی بساؤ، آئیوری کوسٹ، کینیا، لیسوتھو، لائبیریا، لیبیا، مڈگاسکر، ملاوی، مالی، موریطانیہ، ماریشس، مراقش، موزمبیق، نمیبیا، نائجر، نائجیریا، روانڈا، ساؤ ٹومے اینڈ پرنسپے، سینیگل، سیشلز، سیرا لیون، صومالیہ، جنوبی افریقہ، جنوبی سوڈان، سوڈان، تنزانیہ، ٹوگو، تیونس، یوگانڈا، زامبیا اور زمبابوے سمیت افریقی ممالک کی بڑی تعداد نے شرکت کی.
وزیر اعظم نے جنوری میں گاندھی نگر میں موزمبیق کے صدر فلیپ نیوسی سے ملاقات کی اور باہمی تعلقات اور علاقائی سلامتی پر بات چیت کی .وزیرِ اعظم نے نومبر میں نائجیریا کا سرکاری دورہ کیا، جو 17 سالوں میں کسی بھارتی وزیرِ اعظم کا پہلا دورہ تھا .اس دورے کے دوران کسٹمز کوآپریشن، ثقافتی تبادلے، اور زمینی سروے میں تعاون سے متعلق مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے. نائجیریا کے صدر بولا احمد تینوبو نے وزیرِ اعظم کو ملک کے اعلیٰ ترین اعزاز "گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر آف نائجر "سے نوازا.

وزیر خارجہ نے ستمبر مہینہ میں نیو یارک میں اقوامِ متحدہ کے 74ویں جنرل اسمبلی اجلاس کے دوران ایتھوپیا کے وزیرِ خارجہ تے اتسکی سلاسی سے علیحدہ ملاقات کی، جنوری میں کمپالا میں NAM سربراہی اجلاس کے موقع پر یوگانڈا کے وزیرِ خارجہ جے جے اوڈونگو سے ملاقات کی، اور فروری میں منعقدہ رائسینا مذاکرہ کے موقع پر گھانا کی وزیرِ خارجہ شرلی آیورکر بوچوے سے ملاقات کی.

وزیر اعظم کو نائجیریا کے صدر بولا احمد تینوبو کے ہاتھوں نومبر 2024 کو ابوجا میں "گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر آف نائجر"ایوارڈ دیا گیا

بھارت نے افریقہ میں اپنی سفارتی موجودگی میں اضافہ کرتے ہوئے گابون اور کابو ویرڈے میں نئے سفارتخانے کھولے . ایتھوپیا نے جنوری میں بھارت کی حمایت سے BRICS میں شمولیت اختیار کی اور بھارت تنزانیہ کا افریقہ میں دوسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار بن گیا، جس کا دو طرفہ تجارتی حجم 7.9بلین امریکی ڈالر کی مالیت تک پہنچ گیا. مزید برآں، بھارت نے روانڈا کو زچگی کی نگہداشت میں ترقی کے لیے USD 1 ملین کا عطیہ دیا، ملاوی میں ایک مستقل مصنوعی اعضا فٹمنٹ سینٹر کے قیام میں مدد کی، اور موزمبیق کو دو فاسٹ انٹرسپٹر کرافٹس (FICs) تحفے میں دیے.

اہم دفاعی سرگرمیوں میں INS تلوار کا کینیا (ستمبر)، تنزانیہ (اکتوبر)، اور جنوبی افریقہ (اکتوبر) میں بندرگاہوں کا دورہ، اور مارچ میں شمالی موزمبیق کے ناکالا میں پہلا بھارت-موزمبیق-تنزانیہ سہ فریقی بحری مشقوں کا انعقاد شامل ہے.

افریقہ میں اہم ترقیاتی اقدامات میں شامل ہیں: گھانا کی ٹیما-مپاکاڈان ریلوے لائن کے لیے 447 ملین امریکی ڈالر کی مالی معاونت، کینیا میں ایکسِم بینک (ایکسپورٹ-امپورٹ بینک آف انڈیا) کے نئے مشرقی افریقہ نمائندگی دفتر کا افتتاح، اور نامیبیا اور ٹوگو میں ڈیجیٹل ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے معاہدوں پر دستخط. اس کے علاوہ انسانی امداد کے محاذ پر بھارت نے نامبیا، کینیا، اور زیمبیا کو خشک سالی اور سیلاب سے بچاؤ کے لیے امداد فراہم کی، اور زامبیا کو کولیرہ کے پھیلاؤ سے لڑنے کے لیے 3.5 ٹن طبی اشیاء بھی فراہم کی. اہلیت کی تعمیر کی کاوشیں پورے سال میں جاری رہیں، اسی کڑی میں 1800 سے زائد ITEC ٹریننگ سلاٹ مشرقی اور جنوبی افریقہ کو مختص کیے گئے، 1272، ITECسلاٹس اور 251 مرکزی اور مغربی افریقہ کے لئے ICCR اسکالرشپ دئے گئے، اور 7,600 افریقی طالب علموں نے ای-ودییابھارتی آروگیہ بھارتی) ای (VBAB آن لائن تعلیمی پروگرام میں داخلہ لیا .یہ اقدامات تجارت، دفاع اور ترقیاتی تعاون کے ذریعے بھارت اور افریقہ کے درمیان بڑھتی ہوئی وابستگی کو اجاگر کرتے ہیں.

اس سال بھارت اور لاطینی امریکا اور کیریبیائی (LAC) خطے کے درمیان سیاسی تعلقات نے اس خطے میں واقع ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات کو نئی رفتار فراہم کی ہے.

وزیر اعظم نے نومبر میں ریو ڈی جینرو، برازیل میں G20 لیڈرز سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے دورہ کیا. G-20سربراہی اجلاس کے موقع پر انہوں نے برازیل کے صدر لویز اناسیو لولا دا سلوا، ارجنٹینا کے صدر خاویئر مَلئے، اور چلی کے صدر گیبریل بوریق فونٹ سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں.

نومبر میں وزیر اعظم نے گیانا کا سرکاری دورہ کیا، جہاں انہوں نے گیانا کے صدر محمد عرفان علی کے ساتھ وفودی سطح پر مذاکرات کیے .متحدہ عرب امارات کی کابینہ کا اجلاس، یروشلم کوعلاقائی امن اور استحکام کے لئے اہم قرار پایا.

وزیر اعظم نے گیانا کے جارج ٹاؤن میں گریناڈا کے وزیر اعظم ڈیکن مشل کے ساتھ مل کر 2رے انڈیا-کیریبین کمیونٹی (CARICOM)سربراہی اجلاس کی مشترکہ صدارت بھی کی .اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم نے انٹیگوا اور باربودا، بارباڈوس، سینٹ لوسیا، دولت مشترکہ ڈومینیکا، گریناڈا، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو، اور سورینام کے وزیر اعظم کے ساتھ دو طرفہ اجلاس منعقد کیے .جارج ٹاؤن میں ایک تقریب کے دوران، کامن ویلتھ آف ڈومینیکا کی صدر سیلوانی برٹن نے وزیر اعظم کو ڈومینیکا کا اعلیٰ ترین قومی اعزاز "ڈومینیکا ایوارڈ آف آنر "سے نوازا.

اس سال کیریبیائی ممالک کے رہنماؤں کے دورے بھی دیکھنے کو ملے .گیانا کے وزیر اعظم محمد عرفان علی فروری میں بھارت کا دورہ کیا .انہوں نے محترمہ صدر جمہوریہ اور محترم نائب صدر سے ملاقات کی اور وزیر خارجہ اور وزیر توانائی و جدید اور قابل تجدید توانائی سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی .مئی میں، ترینداد اینڈ ٹوباگو کے وزیر اعظم نے ممبئی اور جام نگر کا دورہ کیا .اکتوبر میں جمائکا کے وزیر اعظم نے بھارت کا دورہ کیا اور محترمہ صدر جمہوریہ، محترم نائب صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں. اکتوبر میں وینزویلا کے ایگزیکٹو نائب صدر نے بھارت کا دورہ کیا اور محترم نائب صدر جمہوریہ اور پٹرولیم و قدرتی گیس کے وزیر سے ملاقات کی.

(کلاک وائز اوپر بائیں سے) وزیر اعظم نے نومبر 2024 کو جارج ٹاؤن میں منعقدہ 2رے انڈیا-کاریکوم سربراہی اجلاس کے موقع پر اینٹیگوا اور بربوڈا، بہاماس، بارباڈوس، ڈومینیکا، سینٹ لوسیا اور ترینداد اینڈ ٹوباگو کے رہنماؤں سے ملاقات کی

اسی سال وزیر خارجہ نے پاناما، برازیل، چلی، ارجنٹینا اور سینٹ کٹس اینڈ نیوس کے وزرائے خارجہ سے ملاقات کی .
انہوں نے نیو یارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس کے دوران گیانا، بولیویا، میکسیکو، کیوبا، ایل سلواڈور، نکاراگوا، پاناما، ڈومینیکا، گریناڈا، تریندادا اینڈ ٹوباگو، سورینام اور وینزویلا کے ہم منصبوں سے ملاقات کی، نیز سینٹ ونسنٹ اور گریناڈائنز کے وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی .کمپالا کے قومی سربراہی اجلاس کے موقع پر انہوں نے یوگنڈا میں کولمبیا، بولیویا، اور وینزویلا کے وزیر خارجہ سے الگ الگ ملاقات کی۔
وزیر خارجہ نے نومبر میں گیانا میں منعقدہ بھارت-کاریکوم سربراہی اجلاس کے موقع پر جمائکا کے وزیرِ خارجہ سے ملاقات کی، اور دسمبر میں قطر کے دوحہ فورم کے دوران ہانڈورس کے وزیرِ خارجہ سے ملے.

(کلاک وائز اوپر بائیں سے) وزیر خارجہ نے ستمبر 2024 میں نیویارک میں منعقدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (UNGA) کے موقع پر
کیوبا، ایل سلواڈور، گیانا اور وینزویلا کے ہم منصبوں سے ملاقات کی

G20وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کی غرض سے وزیر مملکت (وزارت خارجہ) نے فروری 2024 میں برازیل کا دورہ کیا. اگست میں وزیر مملکت (وزیرِ اعظم) نے ڈومینیکن ریپبلک، گوئٹے مالا، ایل سلواڈور، پاناما، اور ٹرینیداد اینڈ ٹوباگو کا سرکاری دورہ کیا .بعد ازاں، انہوں نے ستمبر میں میکسیکو، اکتوبر میں گریناڈا، بارباڈوس (اکتوبر) اور اینٹگوا و بربوڈا کے دورے کیے .وزیر مملکت (KVS) نے اکتوبر میں کولمبیا کے شہر کالی میں COP16 اجلاس میں شرکت کی غرض سے وہاں کا دورہ کیا .بھارت کے پاس اب LAC خطے میں 17 مستقل مشن ہیں، جن میں ستمبر میں لا پاز، بولیویا میں کھولے گئے مشنوں کا اضافہ ہوا.
بھارت نے اقوامِ متحدہ کے رکن کی حیثیت سے فعال کردار جاری رکھا اور کثیرالجانب پسندی اور عالمی نظام کی اصلاح کے لیے اپنی شاندار قیادت کا مظاہرہ کیا .جنوری میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر نے محترمہ صدرِ جمہوریہ سے ملاقات کی اور وزیرِ خارجہ کے ساتھ الگ سے ملے .جولائی میں وزیرِ اعظم نے نئی دہلی میں منعقدہ اقوامِ متحدہ کی تعلیمی، سائنسی و ثقافتی تنظیم (یونیسکو) ورلڈ ہیریٹیج کمیٹی کے 46ویں اجلاس سے خطاب کیا .یہ یونیسکو کا پہلا اجلاس تھا جس کا انعقاد بھارتی میزبانی میں ہوا.
بھارت نے نومبر میں آذربائیجان کے شہر باکو میں منعقدہ اقوامِ متحدہ کے فریم ورک کنونشن برائے ماحولیاتی تبدیلی (UNFCCC)کی 29ویں کانفرنس آف دی پارٹیز (COP29) میں شرکت کی.
ستمبر میں، وزیرِ اعظم نے نیو یارک میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس کے دوران 'سمٹ آف دی فیوچر 'سے خطاب کیا .اس سربراہی اجلاس میں پانچ شعبوں میں 56 ایکشن پوائنٹس کے ساتھ "پیکٹ فار دی فیوچر" کو اپنانے پر

اتفاق کیا گیا .وزیر اعظم نے نیپال کے وزیر اعظم، کویت کے ولی عہد، ریاستِ فلسطین کے صدر، ویتنام کے صدر اور یوکرین کے صدر سمیت کئی رہنماؤں سے علیحدہ علیحدہ دو طرفہ ملاقاتیں بھی کیں. علیحدہ طور پر، وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے اعلیٰ سطحی ہفتے کے لیے بھارتی وفد کی قیادت کی اور 28 ستمبر کو نیو یارک میں79ویں جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس کے عمومی مباحثے سے خطاب کیا.

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس کے موقع پر وزیر خارجہ نےG20 ، G4، آئی بی ایس اے(IBSA) ، برکس (BRICS)، L-69اورC-10 ، انڈیا-کیری کوم(India-CARICOM) ، انڈیا-سیلاک(India-CELAC) ، اور بیمسٹیک (BIMSTEC)سمیت مختلف کثیرالجہتی وزرائے خارجہ سطح والی اجلاس میں شرکت کی.

بھارت نے اپنے شراکت دار ممالک کی ضروریات کے مطابق منصوبوں، عطیات، اور قرضوں کے ذریعے ترقیاتی کاموں امداد فراہم کی ہے .گزشتہ چند سالوں میں اس کا دائرہ کار تکنیکی مشاورت، قدرتی آفات سے بچاؤ، انسانی امداد، ثقافتی ورثے کی بحالی، تعلیمی اسکالرشپ، صلاحیت سازی کے پروگرامز، انفراسٹرکچر، ہائیڈروالیکٹری سٹی، بجلی کی ترسیل، زراعت، صنعت، تعلیم، صحت، آثار قدیمہ کی حفاظت، اور سرحدی رابطوں کی تقویت جیسے شعبوں میں شہری اور عسکری کورسز تک توسیع کر دیا گیا ہے. اہم ترقیاتی تعاون کے منصوبے بشمول تعلیم، صحت، زراعت، پانی، توانائی، اور رابطے جیسے مختلف شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں .بھارت شراکت دار ممالک کو رعایتی قرضوں کے طور پر LOC (لائن آف کریڈٹ) بھی فراہم کرتا ہے .مکمل ہونے والے اہم LOC منصوبوں میں برونڈی کے کابو میں 20 میگاواٹ ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ، زمبابوے اور تنزانیہ میں پانی کی فراہمی کے نظام کی تجدید کاری، سری لنکا میں ریلوے ٹریک کی اپگریڈیشن، اور گیانا کو ہوائی جہاز کی فراہمی شامل ہیں. اس سال ماریشس میں پانی کی پائپ لائن کی تبدیلی پروجیکٹ کے لیے پہلی بار روپئے میں درج لائن آف کریڈٹ (LOC) دی گئی .بھارت اپنے شراکت دار ممالک کے لیے غیر ملکی حکومتی اہلکاروں کو جدید اور متنوع تربیتی کورسز کے ذریعہ صلاحیت سازی کو فروغ دیتا ہے. اس سال 13,500 سے زائد تربیتی نشستیں فراہم کی گئیں، جن میں شہری کورسز کے لیے 10,200 نشستیں اور دفاعی کورسز کے لیے 3,300 سے زائد نشستیں شامل تھیں- شہری کورسز کے ذریعے 115 سے زائد ممالک تک رسائی حاصل کی گئی، جبکہ دفاعی کورسز کے لیے تقریباً 80 ممالک تک پہنچا گیا.

وزیر اعظم نے ستمبر 2024 میں نیو یارک میں منعقدہ اقوامِ متحدہ کے 'سمٹ آف دی فیوچر 'میں اپنے خیالات کا اظہار کیا

وزیر خارجہ نے ستمبر 2024 میں نیویارک میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 79ویں اجلاس کے موقع پر L-69 گروپنگ کے مشترکہ وزارتی اجلاس میں شرکت کی

بھارت نے نومبر 2024 میں گویانا کی عسکری انفراسٹرکچر کی تجدید کاری کے لیے 23.37 ملین امریکی ڈالر کے دفاعی لائن آف کریڈٹ (LoC) کے تحت دو ڈورنیئر-HAL 228 طیارے فراہم کرائے

بھارت نے امیگریشن پالیسی، فلاح و بہبود، اور اوورسیز بھارتی برادری سے روابط کے میدان میں نمایاں پیش رفت کی ہے .حکومت نے ڈنمارک، اسرائیل، ملیشیا، تائیوان، اور برطانیہ کے ساتھ مائیگریشن اینڈ موبلٹی پارٹنرشپ ایگریمنٹس (MMPA)اور لیبر موبلٹی ایگریمنٹس (LMA) سمیت متعدد معاہدوں کے ذریعے محفوظ اور قانونی ہجرت کو فعال طور پر فروغ دیا ہے.

محنت کشوں کی نقل و حرکت اور روزگار کے مواقع کو منظم کرنے کے لیے بھارت نے برطانیہ اور اٹلی کے ساتھ مشترکہ ورکنگ گروپ اجلاس منعقد کیے .ابو ظہبی ڈائیلاگ، بوڈاپیسٹ پروسیس، کولمبو پروسیس، اور بھارت-یورپی یونین ہائی لیول ڈائیلاگ آن مائیگریشن اینڈ موبلٹی (HLDMM) جیسے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ تعاون نے گلوبل مائیگریشن گورننس میں بھارت کے کردار کو تقویت بخشی ہے. بھارت نے2024-26 کے لیے کولمبو پروسیس کی صدارت سنبھالی اور ابو ظہبی ڈائیلاگ کی ایڈوائزری کمیٹی میں شمولیت اختیار کی. حکومت نے انڈین کمیونٹی ویلفیئر فنڈ (ICWF) کے تحت بیرونِ ملک مقیم 3.5 لاکھ سے زائد بھارتی محنت کشوں کی مدد کے لیے فلاحی اسکیموں کو توسیع دی، اور بھارتی تارکین وطن محنت کشوں کی سافٹ اسکلز بہتر بنانے کے مقصد سے روانگی سے قبل تربیتی پروگرام کو مزید مؤثر بنایا .ازسرِ نو منظم شدہ ای مائگریٹ V2.0 پورٹل اور موبائل ایپ لانچ کیا گیا، جنہوں نے امیگریشن کے عمل کو آسان بنایا، اور اس میں ڈیجی لاکر انضمام، شکایات کے ازالے، اور الیکٹرانک تصدیق جیسے فیچرز شامل کیے گئے .حکومت نے طلبہ کے مسائل، غیر مقیم بھارتی (NRI) خواتین کے ازدواجی تنازعات کے حل، اور بیرونِ ملک بھارتی برادری سے روابط پر بھی توجہ مرکوز کی. اس مقصد کے تحت "پرواسی بھارتیہ بیمہ یوجنا" ,"(PBBY) نو انڈیا پروگرام"(KIP) ، اور "ودیش سمپرک پروگرام "جیسے اقدامات شروع کیے.

اس سال وزارت نے تھنک ٹینکس اور تعلیمی اداروں کے ساتھ مل کر کئی خارجہ پالیسی کے فروغ سے متعلق سرگرمیوں میں اضافہ کیا، جن میں ٹریک 1.5 اور ٹریک 2.0 ڈائیلاگز شامل تھے .وزارت نے رائے سینا ڈائیلاگ، ایشین اکنامک ڈائیلاگ، انڈین اوشین کانفرنس، انڈیا-امریکہ فورم، انڈیا-جاپان فورم، انڈیا-نارڈک ڈائیلاگ، اور انڈیا-یورپی یونین ٹریک 1.5 ڈائیلاگ سمیت دیگر بڑے پیمانے پر خارجہ پالیسی سے متعلق روابطی مکالمے بھی منعقد کیے .وزارت کی طرف سے جاپان، فرانس، ناروے کے وزرائے خارجہ کی پالیسی پلاننگ ڈویژنز/بیوروز کے ساتھ پالیسی پلاننگ مباحثے منعقد کیے، اور آسٹریلیا، جاپان اور امریکا کے کواڈ رکن ممالک کے ساتھ مشترکہ طور پر بھی مذاکرات منعقد کیے گئے . اسی سال بھارت-جاپان-کوریا کا پہلا سہ فریقی پالیسی پلاننگ ڈائیلاگ بھی منعقد کیا گیا.

سال 2024 میں ڈیجیٹل سفارت کاری، علاقائی میڈیا سے روابط، اور بااثر شخصیات (انفلوئنسرز) کے ساتھ اشتراک کے ذریعہ بھارت کے بیرونی تشہیری و عوامی سفارت کاری کے دائرہ کار میں نمایاں توسیع ہوئی ہے. اہم اقدامات میں وزارتِ خارجہ کا واٹس ایپ چینل شروع کرنا، سوشل میڈیا پر موجودگی کو توسیع کرنا، غیر ملکی صحافیوں کے دوروں کو آسان بنانا، فلمی فلم فیسٹول، دستاویزی فلمیں بنانا، اور بھارتی کلچر و ثقافت کو فروغ دینا شامل تھا .انڈیا کارنرز، سمیپ (SAMEEP) لیکچرز، اور بھارت کو جانیے کوئز کے ذریعہ عوامی مشغولیات میں اضافہ کیا گیا.

اس سال بھارت نے لاتویا، جارجیا، جمہوریہ گیبون، اور تیمور لیستے میں نئی سفارتی مشنیں قائم کیں. مارسیل (فرانس)، بارسلونا (اسپین)، برسبین (آسٹریلیا)، اور آکلینڈ (نیوزی لینڈ) میں نئے قونصل خانے نے اپنا کام شروع کر دیا ہے.

فروری 2024 میں وزیر خارجہ اور ڈنمارک کے وزیر خارجہ لارس لوکے راسموسن نے نقل و حرکت اور ہجرت سے متعلق شراکت داری معاہدے پر دستخط کیے

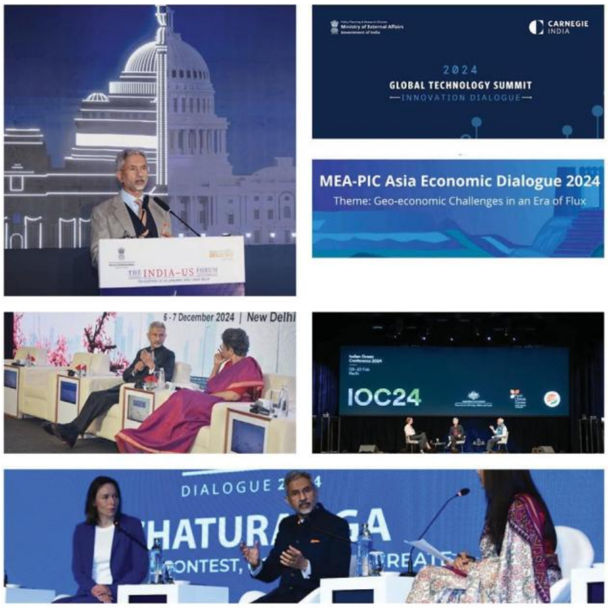

کلاک وائز بائیں سے دائیں: وزارت نے بھارت-امریکی فورم (نئی دہلی)، گلوبل ٹیکنالوجی سمٹ انوویشن ڈائیلاگ (بنگلورو)، ایشیا اقتصادی مذاکرات (پونے)، بھارت-جاپان فورم (نئی دہلی)، بھارتی اوقیانوس کانفرنس (پرتھ)، اور رائسینا ڈائیلاگ (نئی دہلی) سمیت کئی غیر ملکی پالیسی کی سرگرمیوں کو آسان بنانے کے لئے تھنک ٹینک اور تعلیمی اداروں کے ساتھ اشتراک کیا

نومبر 2024 میں وزیر خارجہ اور کوئنزلینڈ کی گورنر جینیٹ ینگ نے برسبین میں بھارت کے نئے قونصل جنرل کے دفتر کا افتتاح کیا

سشما سوراج انسٹی ٹیوٹ آف فارن سروس نے وزارت کے افسران و عملے، دیگر سول سروسز کے ارکان، اور غیر ملکی سفارتکاروں کے لیے متعدد تربیتی پروگرامز منعقد کئے .گلوبل ساؤتھ ینگ ڈپلومیٹس فورم (GSYDF) کا 2را ایڈیشن ماہِ ستمبر میں منعقد کیا گیا، جس میں عالم جنوب کے 29 ممالک سے تعلق رکھنے والے 32 سفارتکاروں نے شرکت فرمائی .اپریل سے مئی کے دوران 71 واں پروفیشنل کورس برائے غیرملکی سفارتکار (PCFD) منعقد کیا گیا، جس میں 30 ممالک سے تعلق رکھنے والے 34 سفارتکار شریک ہوئے.

گلوبل ساؤتھ ینگ ڈپلومیٹس فورم (GSYDF) کا 2را ایڈیشن سشما سوراج انسٹی ٹیوٹ آف فارن سروس (SSIFS) میں ستمبر 2024 میں منعقد کیا گیا.

انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز (ICCR) نے بھارت کے 'سوفٹ پاور 'کے عالمی فروغ اور ثقافتی تبادلوں کا عمل جاری رکھا .تعلیمی سال 2024-25 میں، ICCRنے اپنے 20 اسکالرشپ اسکیمس کے تحت آن لائن انڈرگریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کورسز کرنے کے لیے غیر ملکی شہریوں کے لیے 3960 اسکالرشپ سلاٹس فراہم کیے، جن میں افغان شہریوں کے لیے 1000 اسکالرشپ مختص کئے گئے ICCR .نے بھارت سے دنیا کے مختلف ممالک میں 62 ثقافتی وفود روانہ کیے اور مختلف ممالک کو بھارت کے معروف رہنماؤں کے 9 مجسمے اور بُسٹ عطیہ کیا ICCR نے دنیا کے مختلف گوشوں میں 38 بھارتی ثقافتی مراکز (ICCs) کی مدد جاری رکھی.

وزیر خارجہ نے جولائی 2024 کو جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں بھارتی سفارتخانے میں مہاتما گاندھی کے مورتِ سنگ مرمر کی نقاب کشائی کی